قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے پانچ روپیہ

قیمت سالانہ پیشگی عہ (۱۲)

قادیان دارالامان سے ہر بدھ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱ | ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۸ محرم ۱۳۳۲ ہجری بروز بدھ | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

حضرۃ خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک حضور نے نہائیت درد دل سے فرمایا ما ضل قوم من الحق الا اوتوا الجدل ہدایت کے بعد قوم گمراہ ہوتی ہے تو اسوقت گروہ باہم جھگڑا کرنے لگتیں ہیں تم جھگڑے کی باتوں سے بچو۔

اہل بیت۔ صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب صبح کے وقت مولوی غلام حسن صاحب کے فرزند عبد الرحمٰن کو پارہ معارف و حقائق درس دیتے ہیں آپنے فرمایا اس زمانہ میں کفر سے بڑھ کر نفاق کا دور دورہ ہے۔ سیاست میں مذہب میں غرض ہر امر میں نفاق پایا جاتا ہے۔ تم اس سے بچو۔ (۲) فرمایا۔ کہ کسی کی بدی کی شکایت پبلک میں یا عدالت میں مظلوم کو جائز ہے۔ مگر اس سے معمولی باتوں میں لعنت اللّٰہ کا جواز نہیں۔ حضرۃ اقدس کی کتابوں کو دیکھو خدا کے پیغام کے عدو مبین کو لعنت فرمائی۔ نہ کہ معمولی جھگڑوں میں۔ نبی کریم صلعم نے بھی مباحثہ کے بعد آخری حیلہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین فرمایا ہمارے احمدی بھائی اس پر غور کریں۔ اور خواہ مخواہ لعنت اللّٰہ زبان پر لایا نہ کریں۔

لا یحب اللّٰہ الجہر بالسوء کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ بددعا مظلوم کرے تو جائز ہے۔ یہ معنی بھی آئے ہیں۔ کہ اپنے کسی عقیدہ کو بحالت خوف قتل و ظلم برملا کہہ لے۔ مگر یہ اعلیٰ ایمان کا کام نہیں۔ فرمایا مکافر کی دو قسمیں ہیں مسئلہ رسالت کے منکر یعنی بعض رسولوں کے مومن بعض کے منکر۔ یاد رکھو جس رسول اللّٰہ نے رسول کا لفظ فرمایا ہے۔ اسکا منکر کافر ہے۔ مسیح موعود کو اللّٰہ نے یا نبی اللّٰہ سے خطاب کیا۔ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الہام کیا یعنی جو اتباع (بیعت) نہیں کرتے۔ وہ الذین کفروا میں ہیں۔ جیسے اعتدنا للکافرین عذابا مہینا ایسا ہی الہام ہوا انی مہین من اراد اہانتک بعض کہتے ہیں کہ غیر احمدی اگر مسیح کے انکار کے گنہگار ہیں تو احمدی اور گناہ جو کرتے ہیں فرمایا۔ والذین آمنوا باللّٰہ و رسلہ ...... وکان اللّٰہ غفورا رحیما۔ کمان کو معاف کر دینگے۔ فرمایا ان تنزل علیہم کتابا من السماء۔ سوچو جیسے اس زمانے کے یہودی کتاب کے آسمان سے اترنے کا مطالبہ کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید آسمان ہی سے نازل ہوا ہے اس زمانہ میں کہتے ہیں مسیح آسمان سے نازل ہو حالانکہ مسیح آسمان سے ہی نازل ہو گا فرمایا ان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ کے معنے یہ ہیں کہ یہود اور عیسائیوں کے پاس علمی دلیل تو مسیح کے مقتول ہونے کی کوئی نہیں مگر پھر بھی یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہو گا اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہماری نجات مسیح کے کفارہ سے ہے اسلئے وہ مسیح کے مقتول ہونے پر ایمان لائے رہینگے مگر یہ ایمان انکا موت سے پہلے ہے بعد الموت اصل حقیقت کھل جائیگی۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا دورہ۔ صاحب ضلع نے ۱۱ و ۱۲ دسمبر یہاں مقام کیا معززین جماعت احمدیہ نے انکا استقبال کیا صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے اپنی خاندانی روایات وفاداری و اخلاص بالحکام کا عملی ثبوت دیا۔ جناب ممدوح نے ۱۲ کو قصبہ کا ملاحظہ فرمایا اور جماعت قادیان کی شرکت میں قصبہ کے گردیانی جمع ہو جانے کی شکایت کے رفع کرنیکا وعدہ فرمایا۔ دار العلوم کے بورڈنگ سکول کی عمارات اور دونوں مدرسوں کی ٹیموں کے کھیل بھی دیکھے اور راہ میں ایک جگہ سنگ بنیاد ان تمام چیزوں کے نہایت مسرور کیا جماعت احمدیہ نے جس جوش اور کمال کیساتھ یہ کام شروع کیا اسکا انہیں بہت ہو۔ اور عمارت کے متعلق کہا کہ مکمل ہو نیپر حصہ پنجاب میں ایک ہی عمارت ہوگی۔ اخیر میں وہاں کی ہے کہ جو لوگ اسکام کا بیڑا اٹھا رہے ہوئے ہیں انکو کامیابی ہو۔

متفرقات۔ منشی فرزند علی صاحب افسر اللّٰہ جو اپنے والد بزرگوار کے ساتھ زیارت مدینہ منورہ و حج کعبہ کیلئے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آگئے ہیں۔ ادھر ہائی سکول کی ٹیم بھی ہمارے سکول کی ٹیم سے ہار گئی۔ ۱۱ و ۱۲ کو کچھ بارش بھی ہو گئی جس کی نہایت ضرورت تھی۔ جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی۔ صدر انجمن نے فیصلہ کیا تھا کہ جلسہ ۲۵-۲۶ کو ہو گا مگر اسکے نقائص ظاہر تھے۔ نہ تو سب احباب اس تاریخ تک جمع ہو سکتے تھے نہ دو دن کام کے لحاظ سے کافی تھے حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس فیصلہ کو منسوخ فرمایا اور حسب الفاظ خیال و دو مقرر کئے تھے اسکیلئے لا تخش ذی العرش اقلالاً تحریر فرمایا۔ اب حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہو گا۔ سب احباب اس تبدیلی کی نسبت اپنے دوستوں کو اطلاع دیدیں تا کسیکو تکلیف نہ ہو۔ (رپورٹر)

باہتمام میرزا عبد الغفور بیگ مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے لیے چھپ کر شائع ہوا۔

ہندوستان کی خبریں

بقول ہمعصر کامریڈ لارڈ ہیڈلے اور خواجہ صاحب موسم سرما میں مختصر سیاحت کے لئے ہندوستان تشریف لائیں گے +

قبیلہ محسود نے قطب خان ولد بادشاہ خان کو ملا پاوندہ کا جانشین قرار دیا +

خادم حسین ابن صوفی جماعت علی شاہ صاحب پر عورت کے بارے میں مقدمہ تھا۔ عدالت سے بری ہوئے احمدیہ پریس نے اس مقدمہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ مگر پیسہ اخبار میں لکھا ہے۔ کہ مرزائیوں نے اس مقدمہ کو بڑھایا۔ افسوس +

اہل حدیث امرتسر سے دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی۔ ایک مضمون عیسائیوں میں منافرت پھیلانے والا سمجھا گیا ہے +

شاہ ابوالمعالی لاہور کے مزار کے قریب ایک قبرستان کو مکان بنانے کے لئے عمرالدین کو زیر دفعہ ۲۹۷۔ ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی +

فضلداد مشہور ڈاکو گرفتار کرنے والوں کا مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہوا۔ اور مر گیا +

اخبار آریہ پترکا کے پرنٹر پبلشر پر مینجنگ ڈائرکٹر ہندوستان انشورنس گوجرانوالہ نے دعوی دائر کیا +

لیڈی ہارڈنگ سوئم ہفتہ مارچ میں ولائیت روانہ ہوں گی +

نہر اپر سوات آبپاشی کے لئے اپریل کو کھل جائیگی ۳ لاکھ ایکڑ اراضی کے لئے +

جنگلات کشمیر میں اس سال ۱۱ لاکھ انتیس ہزار بچت ہوئی

کوچین کے راجہ صاحب چند ماہ میں حکومت سے کنارہ کشی کا ارادہ رکھتے ہیں +

کوئیٹہ میں بے تار پیام رسانی کا سٹیشن تکمیل کو پہنچ گیا ہے +

بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کے کیشیر پر ۲۵ ہزار کے غبن کا الزام تھا۔ پانچسال قید دس ہزار جرمانہ +

شاہ آباد ضلع ہردوئی میں محرم پر فساد ہوا۔ ستو آدمیوں کو زدوکوب کیا گیا۔

گوپالپور کی ڈکیتی کے متعلق ۲۲ ملزمین کلکتہ سے ویلور جیل میں لیجائے گئے۔ ۱۱ ر دسمبر کو پولیس نے دو اور آدمی گرفتار کئے ہیں +

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی تاریخیں ۲۹ ر و ۳۰ ر دسمبر کی بجائے ۳۰ ر و ۳۱ ر دسمبر ۱۹۱۳ء مقرر کیگئی ہیں +

ڈھاکہ میں کئی وکلاء کو بم کی چٹھیاں پہنچیں۔ جو زائنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کر دیگئیں +

سر چارلس بیلی بوڈبیر میں ۱۶ ر دسمبر کو کلائو کے بُت کو بے نقاب کریں گے +

۱۹۱۴ء میں یوروپ میں سنسکرت و عربی کی اعلیٰ تعلیم کے ڈیڑھ ڈیڑھ سو پونڈ کے جو دو وظائف دو دو سال کے لئے دیئے جائیں گے۔ ان کے ضوابط گزٹ میں مشتہر ہو گئے ہیں +

دیو سماج کے بانی کی ۶۳ ویں سالگرہ کے جلسے کوٹھی دیو سماج متصل دیانند کالج میں ۱۲ ر سے ۱۶ ر دسمبر تک جاری رہے +

وزیر اعظم جموں و کشمیر نے پانسو روپیہ آل انڈیا کھتری کانفرنس کے سالانہ سیشن کو جو ۲۴ و ۲۵ دسمبر آئندہ کو لاہور میں منعقد ہونیوالا ہے۔ عطا کیا ہے +

اعلان ہو گیا ہے کہ آنریبل سر آرتھر ریڈ صاحب بہادر چیف جج پنجاب چیفکورٹ ماہ آئندہ میں اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور آنریبل مسٹر جسٹس کیسنگٹن صاحب بہادر ان کی بجائے چیف جج بنیں گے +

مدناپور میں شب سہ شنبہ دعشرہ کو جلوس محرم پر بم پھینکا گیا۔ مگر خوش قسمتی سے وہ پھٹا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولیس کے ایک مخبر عبدالرحمن مشہور افسر پولیس کو نشانہ بنانا مقصود تھا جو مقدمہ سازش مدناپور میں اہم گواہ تھا +

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے جسقدر زرتقاوی منظور کیا گیا ہے۔ اس کی مقدار اب ایک کروڑ پانچ لاکھ روپیہ تک پہنچ چکی ہے +

ممالک غیر

لنڈن میں دو تحریکیں ہیں۔ ایک لاکھ پونڈ سے ایک جامع مسجد بنے۔ دوم ایک ہفتہ وار اخبار نکالا جائے +

حقوق طلب عورتوں کی لیڈر کو جیلخانہ سے چھوڑنا پڑا۔ اس نے پانی نہ پینے کا عہد کر لیا تھا۔ ان کے ایک جلسہ میں ۱۴ ہزار پونڈ چندہ ہوا۔ انھوں نے ایک مکان جلا کر ۲ ہزار پونڈ کا نقصان کیا +

ڈبلن میں ایکے والوں کی کامل طور پر بحالی کا مطالبہ نامنظور ہوا اس لئے کانفرنس مصالحت ٹوٹ گئی +

لیسٹر کے ڈیلیگیٹ جو ۲۲ ہزار ملازمین کو اس پر زور دیتے کرتے ہیں۔ ان کا مطالبہ اضافہ تنخواہ ۱۵ فیصدی نامنظور ہوا +

(ویراکروز ۱۱ ر دسمبر) باغیوں کی ایک بڑی سپاہ نے کل ٹیمپیکو پر حملہ کیا +

(نیویارک ۱۱ ر دسمبر) چھپا ہوا ہے کہ ایک سو سے زیادہ مفرورین صحرا میں بھوک پیاس اور باغیوں کی گولیوں کا نشانہ ہو کر عدم آباد سدھارے +

(پریٹوریہ ۱۱ ر دسمبر) ہندوستانیوں کی شکایات کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ ہندوستان کی طرف سے کوئی ممبر اس میں نہیں لیا گیا +

(پریٹوریہ ۱۱ ر دسمبر) کمیشن نٹال مندرجہ ذیل باتوں کی تحقیقات کریگی۔ (۱) ہندوستانیوں کے ایسے ہنگامے کے بواعث کیا تھے۔ ایسے کے اندفاع میں کہانتک زور و قوت کا استعمال ہوا اور کیا فی الواقع طاقت مذکورہ کے استعمال کی ضرورت تھی۔ اور کیا تیدیوں پر کسی قسم کا تشدد ہوا۔ (۲) اور متذکرہ صدر امور پر ضروری سفارشات +

سرکاری رپورٹ - سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ چہارشنبہ کو ۴ ہزار ہندوستانی نٹال و زولولینڈ کی نیشکر گاہوں میں کام کر رہے تھے۔ اور چند سو ہندوستانی ہنوز جیل میں تھے قریباً تین سو کو انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے غذا ملتی ہے +

(جوہانسبرگ ۱۱ ر دسمبر) سر ٹیوڈل پر رینڈ کلب کے باہر آج فیر ہوئے۔ تاہم حالت اندیشناک نہیں +

(پیرس ۱۱ دسمبر) ۲۷ ر نومبر کو فرنچ صحرا میں سخت لڑائی ہوئی۔ فرانس والوں نے حملہ کر کے عین علاقہ میں موقعہ پر قبضہ کر لیا جس میں انکے چار افسر اور بارہ دیسی سپاہی مارے گئے اور تین افسر و انیس دیسی افسر مجروح ہوئے +

(لنڈن ۱۲ ر دسمبر) دیر گزرات کی ہندیہ شاخ کا پتہ آج لگ گیا تھا

جاپان میں ۶۰۰ عورتیں ڈاکٹری و طب کرتی ہیں۔ جاپان کا ایک بڑا پرائیویٹ ہسپتال زنانہ ڈاکٹر کے زیر نگرانی ہے جس میں بلا واسطہ ۸۰ مریضوں کا روزانہ علاج ہوتا ہے +

(لنڈن ۹ ر دسمبر) ایوان پارلیمنٹ برلن میں چانسلر نے جرمنی کی خارجہ پالیسی پر خیالات ظاہر کرتے ہوئے انگلستان و جرمنی کے مابین تعلقات اتحاد پر بہت زور دیا۔ کہا کہ ٹرکی کے بارہ میں جو منی سر ایڈورڈ گرے اور سٹالسکو کا باہم اتفاق ہے جو اندرونی صلاحات کی بنیاد پر ٹرکی مقبوضات کی آزادی کے خواہاں ہیں جزائر ایجین کی قسمت کا ہنوز فیصلہ نہیں ہوا ہے تعلقات کو شگفتہ رکھنے کیلئے مسائل افریقہ پر بھی گفتگو شروع ہو گئی ہے +

224

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - بروز بدھ - مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء

لارڈ ہیڈلے

خدا تعالےٰ سے بڑھکر کون سچا ہو سکتا ہے - وہ طاقتور ہے - وہ قادر ہے وہ اپنے ارادہ کو پورا کر سکتا ہے - اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے ارادہ کے پورا ہونے میں مخل ہو یا دراندازی کرے اس کے جلال کے آگے زمین و آسمان کی گردنیں خم ہیں - اور وہ اپنے اپنے مفوضہ کاموں کو بغیر کسی خفیف سے خفیف اختلاف کے بجا لاتے ہیں اس کی ذات تمام نقصوں سے پاک ہے - اور کل خوبیوں کی جامع ہے کوئی نیکی نہیں جو اس سے نہ نکلی ہو - اور کوئی بدی نہیں جو اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہو - وہ جسے چاہے بڑھا سکتا اور جسے چاہے گھٹا سکتا ہے - اس کے حکم کے رد کرنے کی کسیکو طاقت نہیں - وہ ارواح و اجسام کا خالق ہے - اور اسی کے حکم سے سب اشیاء منصۂ ظہور میں آئی ہیں متکبر سے متکبر اور طاقتور سے طاقتور انسان اسکے حکم کے مقابلہ میں ایک چیونٹی کی بھی حقیقت نہیں رکھتے - وہ ظالموں کو سزا دیتا ہے - مظلوموں کی آہ و زاری کو سنتا ہے ٭

دنیا میں جھوٹ کا رواج مقدرت کی کمی اور عدم طاقت کیوجہ سے ہوا ہے جب کوئی کمزور اپنے آپکو مبتلائے مصیبت پاتا ہے اور جانتا ہے کہ واقعات صحیحہ کے اظہار سے میں اپنے آپکو دکھ میں ڈالونگا تو وہ خلاف واقعہ امور بیان کر کے اپنے آپکو بچانا چاہتا ہے - لیکن طاقتور اور قادر کو جھوٹ کی ضرورت نہیں اور اسے کوئی حاجت نہیں - کہ خلاف واقعہ امور بیان کر کے اپنی جان بچائے - کیونکہ اسے کسیکا خوف نہیں پس خدا تعالےٰ جو قادر مطلق ہے - اور جسکے حکم کو کوئی توڑنیوالا نہیں - اور جو کل نقائص سے پاک اور کل خوبیوں کا جامع ہے اسکی طرف یہ بات کیونکر منسوب ہو سکتی ہے - کہ اس کے قول میں کسی قسم کا عیب اور نقص ہو یا وہ اپنی بات کو بدلے - ومن اصدق من اللّٰہ قیلا خدا تعالےٰ سے زیادہ کون سچا ہو سکتا ہے ٭

اللہ تعالےٰ نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام کے متعلق خبر دی تھی - کہ میں اسے بڑھاؤں گا - اور پھیلاؤں گا - اور دنیا میں اسے شائع کرونگا - اور بڑے بڑے حکمران اس پر چلیں گے - اور اسے دنیا کے کل ادیان پر غلبہ دیا جائیگا - یہ وعدہ چونکہ ایک قادر اور سچی ہستی کی طرف سے تھا - جسکا ایک ایک لفظ سچا اور پکا ہوتا ہے - پھر کیونکر ممکن تھا - کہ ٹلجاتا - اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا - کہ کسطرح خدا نے اسلام کو گمنامی سے نکالکر شہرت دی اور کسطرح مشرق و مغرب میں پھیلایا اور کروڑوں آدمیوں کو اسکا حلقہ بگوش کر دیا - پھر سنت اللہ کے ماتحت اس میں ضعف و اختلال پیدا ہوا - اور مسلمانوں نے اس پاک کتاب پر عمل ترک کر دیا جسے خدا نے ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا تہا - تو وہ پھر گرنے شروع ہوئے - اور روز بروز ذلیل ہوتے گئے - اور یہ ابتلاان پر اس لئے آیا تا وہ اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور اپنی غلطیوں پر متنبہ ہوں - اور اپنے گناہوں پر پچھتائیں اور اپنی خطاؤں سے تائب ہوں مگر جب وہ باز نہ آئے - اور انہوں نے خدا کیطرف منہ نہ موڑا تو غیر قوموں کو ان پر مسلط کیا گیا - اور اسلام کی جگہ مسیحیت نے لے لی - اور مسلمان غیر قوموں کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے - اس پر بھی انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی اور ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں اور وہ ان اسباب سے اصلاح پذیر نہ ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی ہدایات کے لئے عین وقت پر جب روحانی کھیتیں خشک ہو گئے تھے - اور حق کے پیاسوں کے حلق میں کانٹے پڑ گئے تھے - اور ان کے ہونٹھ سوکھ گئے تھے - خدا نے آسمان کے دروازے کھولدئے - اور بشارت کی ہوائیں انکو چاروں طرف بکھیر دیا تا دنیا آنیوالی کامیابیوں سے آگاہ ہو جائے اور رحمت کی خوشگوار بارش کو نازل کیا تا مستعد دل تقویٰ کی روئیدگی باہر نکالیں اور اپنے مامور کو نازل فرمایا - جو صرف دو فرشتوں نہیں بلکہ لاکھوں فرشتوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھے منارۂ دمشقی پر نازل ہوا - اور دنیا نے اس کے کمالات کو دیکھا - مردہ زندہ ہو گئے - اور بیمار اچھے ہو گئے - اور کوڑہی شفا پا گئے اور اندھے دیکھنے لگے - اور بہرے سننے لگے - اور اپاہج چلنے پھرنے لگے - غرض اسکے دم عیسوی سے دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا جہاں دنیا نے اسلام میں سے ایک آدمی بھی خدمت اسلام کیلئے نکلنا پسند نہ کرتا تھا - اور ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست کا معاملہ تہا اور تجہ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو کے مقولہ پر عمل ہو رہا تھا - وہاں اب اس مسیح ثانی کی کوششوں اور محنتوں سے ہزاروں نہیں لاکھوں پہلوان اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر خدمت اسلام کیلئے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسکے ہاتھ پر عہد کیا - کہ وہ ہر ایک معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے - اور ان لوگوں نے اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر دین کی اشاعت میں روپیہ خرچ کیا - اور رات دن اسلام کے پھیلانیکی فکر میں غلطان و پیچان رہنے لگے - اور خدا نے ان لوگوں کیلئے اپنے مسیح کے ذریعہ بڑے بڑے وعدے بھی کئے چنانچہ اس نے قبل از وقت بتا دیا کہ وہ یورپ جسپر دشمنان اسلام کی نظریں لگ رہی ہیں کہ اسلام کا تباہ اور برباد کرنیوالا ہوگا - وہی ایکدن اس مسیح کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خدام اسلام میں شامل ہو جائیگا - اور اسلام کے استیصال نہیں بلکہ قیام میں کوشاں ہوگا سو خدا کا فضل ہے کہ یہ وعدہ بھی پورا ہوا اور اسی خدا کے مامور کے غلاموں کے ہاتھوں یورپ بھی اسلام کیطرف متوجہ ہونے لگا ہے چنانچہ مکرمی معظمی خواجہ کمال الدین صاحب جو بہت سی قربانیاں کر کے تبلیغ اسلام کیلئے ولایت گئے ہیں خدا نے انکے ہاتھ پر کئی انگریزوں کو اسلام میں داخل ہونیکی توفیق دی ہے - اور سب سے بڑھکر کامیابی کی یہ علامت ہے - کہ آپکی کامیابی مسیحی پادریوں کی طرح نہیں جنکی آواز کو لبیک کہنے والے سوائے شاذ و نادر کے ہندوستان کے جاہل طبقہ میں سے ہوتے ہیں - اور جو عیسائی ہوجاتے ہیں مختلف دنیاوی فوائد کی امید رکھتے ہیں چنانچہ مسیحی ہونیوالوں کا بہت بڑا حصہ چوہڑوں چماروں یا بعض خانہ بدوش قوموں پر مشتمل ہے - بلکہ آپ کی آواز کو تعلیم یافتہ گروہ نے لبیک کہا ہے - اور انگلستان کے ایک عالی خاندان نواب لارڈ ہیڈلے نے بھی اسلام اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے - اور اسطرح خدا تعالےٰ نے اس کلام کی تصدیق کی ہے جو اس نے اپنے مامور کی معرفت آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے ہمیں سنایا تہا - اور یورپ میں اسلام پھیلنے کی خبر دی تھی سو مبارک ہو آپ اے جماعت احمدیہ کہ تیرے امام کی تصدیق ایشیا سے گذر کر یورپ میں بھی ہونیلگی ہے - مبارک ہو اے جماعت احمدیہ کہ تیری کوششوں کے درخت عمدہ سے عمدہ پھل لانے لگے ہیں - مبارک ہو اے جماعت احمدیہ کہ تیرے مخالفوں کو ایک اور شکست نصیب ہوئی ہے مبارک ہو اے جماعت احمدیہ کہ خدا تعالےٰ نے ایک دفعہ اور تیری صداقت پر اپنی مہر ثبت کی ہے ٭

کہاں ہیں؟ وہ سلسلہ احمدیہ کے مخالف وہ مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگانیوالے - ذرا اس تائید غیبی کو دیکھیں - کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اس جماعت کے کاموں میں برکت دیتا ہے - سکھوں ہندوؤں - عیسائیوں کی کوششیں بھی ہو رہی ہیں اگر دل رہی ہے اور اگر انہیں کامیابی سے کوئی قوم تبلیغ کر رہی ہے تو صرف احمدیہ جماعت - مخالفین مسیح موعود غور تو کریں کہ ان کے ساتھ خدا کا کیا سلوک ہے - اور جماعت احمدیہ سے کیا سلوک ہے - کیوں انکی کوششیں اکارت جا رہی ہیں - اور کیوں خدا ہماری محنتوں کو کامیاب بناتا ہے - مسیح کے منکر سات کروڑ ہو کر وہ کامیابی نہ حاصل کر سکے - جو اس کے قلیل متبع حاصل کر رہے ہیں - کیا ان واقعات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا - کہ خدا کی پیاری جماعت اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہے - اور جو لوگ اس جماعت میں داخل نہیں وہ خدا کی درگاہ سے دور پھینکدئے گئے ہیں - اور خدا تعالیٰ اُن سے ناراض ہے - اور انکی کوششوں اور محنتوں میں برکات نہیں پیدا کرتا - بلکہ انہیں ہمیشہ ناکامی اور شکست ہوتی ہے ٭

ہم آخر میں جماعت کو بھی اسطرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اچھی طرح خواجہ صاحب کو مدد دے اور چونکہ یورپ میں تبلیغ اسلام کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے خواجہ صاحب کو روپیہ بھیجنا چاہیئے - انشاءاللہ - اللہ تعالیٰ برکت دیگا - ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ صدر انجمن کے چندوں میں فرق نہ آئے کیونکہ ایک مفید کام میں مدد دینے کے لئے دوسرے مفید کام کو تباہ کر دینا جاہلوں کا کام ہے اور احمق ہے وہ جو ایک کو قتل کر کے دوسرے کو کھلا دے - پس جن [illegible] اسلام کی اشاعت کیلئے خواجہ صاحب کو دو [illegible] مگر ساتھ ہی انکا مونکا بھی خیال رکھو جنہیں حضرت صاحب نے جاری کیا

الاخبار والآراء

ایک مصلح کی ضرورت

زمانہ پکار پکار کر ایک موعود کی ضرورت بیان کر رہا ہے۔ مگر وہ موعود تو آچکا۔ اور یہ لوگ ایسے پہچاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہندو کانفرنس انبالہ میں ایک نظم پڑھی گئی ہے جس کے چند اشعار اس کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں ؂

کھڑی ہے صف باندھ کر دو طرفہ ہمارے پاپ کی کالی پلٹن
نکالو ترکش سے تیر شری رامچندر سنگھ کھڑا ہے راون
پھر آؤ بھارت میں جنم لیکر اودھ پوری میں رگھو کے نندن
لگا کے ٹھوکر جین کی پتھر کی مورتی کو دلا دو جیون
ہزاروں شمپال اور جراسندھ سینکڑوں ہیں یہاں پہ سو بد دن
ہوا ہے بھائی بہن کا شترو بنی ہے بھائی کی بہن دشمن
پشلج لیلا کا ہے بھیانک نظارہ بھارت میں نند نندن
پھر آؤ متھرا میں جنم لے کر پھر آؤ بھارت میں کشن موہن

۴ اپریل کا زلزلہ

اس زلزلہ نے جو نشان الٰہی کی ماتحت تھا۔ اس کی تباہی کی یادگار کانگڑہ کے مندر میں پائی جاتی ہے۔ جسے اب سرنو تعمیر کیا جا رہا ہے۔ یہ مندر اب ۲۰ فیٹ سے زیادہ بلندی پر پہنچ گیا ہے۔ اور ۹ ستون سنگ مرمر کے استادہ کئے گئے ہیں۔ ایسے ستون اٹھارہ ہیں۔ مگر اب عمارت مکمل نہیں ہوئی۔ ڈیڑھ لاکھ روپے کی مزید ضرورت ہے۔ جو سال سے مہیا نہیں ہو سکے ؂

زیادہ حرص کا انجام

سپیشی بنک کے مینجنگ ڈائرکٹر نے یہ سن کر کہ گورنمنٹ ہند روپیہ ڈھالنے کے لئے کئی کروڑ کی چاندی خریدنے والی ہے یورپ امریکہ چین کے بازاروں میں جسقدر چاندی مل سکتی تھی۔ سب خرید لی۔ کہتے ہیں چار کروڑ کی چاندی لنڈن میں اس کے ایجنٹوں کی تحویل میں تھی۔ چاندی کا نرخ گر گیا جس سے اُسے ۴۸ لاکھ کا نقصان ہوا اور موتیوں کے سودے میں ۶۰ لاکھ کا۔

اس وجہ سے اس کا بنک فیل ہوا۔ اور خود بھی اسی غم میں قلب کی حرکت بند ہو جانے سے فوت ہوا ؂

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

ایک نقشہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ عیسائیوں نے پانچسال کے عرصہ میں بدایوں میں تیرہ ہزار میرٹھ میں پینتالیس ہزار۔ انبالہ میں پندرہ ہزار۔ روڑکی میں ستر ہزار ... ہزار عیسائی کئے۔ اور ابھی ۲۱ لاکھ اور ہیں ...

کو تیار ہیں۔ یہ اسی ہندوستان کا اور ہندوستان کے ایک علاقہ کا ذکر ہے۔ اگر مذہب اسلام کے فدائی دین قوم کے لئے اس بارے میں کوشش کریں۔ تو کیا ان کے مساعی جمیلہ نتیجہ بنتائج حسنہ نہ ہوں۔ ضرور ہوں۔ ہمت ہی جوش اور استقلال کی ضرورت ہے ؂

اولوالعزمی کی تازہ مثال

ایک ہوائی جہاز ران پیرس سے برلن تک اور پھر وہاں سے بلگریڈ میں وارد ہوا۔ اب اس کا ارادہ ہے۔ کہ قاہرہ میں جائے۔ اور پھر بلیستان سے اڑتا ہوا ہندوستان پہنچنے کا عزم رکھتا ہے۔ جہاں سے وہ مجمع الجزائر میں ہوتا ہوا آسٹریلیا میں جائیگا ؂

یہ لوگ دنیا کے کاموں میں جسقدر مشقت و محنت برداشت کرتے ہیں۔ کاش اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق میں خرچ کرتے۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں آیا ہے ؂

دس برس میں قوموں کی تعداد میں کمی بیشی

ہندو۔ سکھ۔ جینی ۱۹۰۱ء میں ایک کروڑ چوبیس لاکھ سرسٹھ ہزار تین سو اٹھائیس تھے اور ۱۹۱۱ء میں ایک کروڑ سترہ لاکھ چار ہزار ایک سو پچیس رہ گئے۔ گویا سات لاکھ تریسٹھ ہزار دو سو تئیس کم ہو گئے ؂

عیسائی ۱۹۰۱ء میں چونتالیس ہزار اکتالیس تھے۔ اور ۱۹۱۱ء میں ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار سات سو اکاون ہو گئے۔ گویا سوا لاکھ کے قریب بڑھ گئے۔ مسلمان ۱۹۰۱ء میں ایک کروڑ اکیس لاکھ تراسی ہزار تین سو پینتالیس تھے۔ اور ۱۹۱۱ء میں ایک کروڑ بائیس لاکھ پچھتر ہزار چار سو ستر ہو گئے۔ یعنی بانوے ہزار ایک سو اکتیس کی بیشی ہوئی جو عیسائیوں کے مقابل میں بہت کم اور قابل افسوس ہے ؂

رجسٹر نکاح خوانی

اکثر اضلاع پنجاب میں نکاحوں کو درج رجسٹر کرنے کا طریق ہے۔ جو تجربہ سے بہت مفید ثابت ہوا صرف بعض انتظامی کمزوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے بعض اوقات شریروں کو دھوکہ کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ضلع جہلم میں اس کے متعلق اچھی تجویزیں پاس ہوئی ہیں۔ جو دوسرے ضلعوں میں بھی رائج ہو جانی چاہئیں ؂

رجسٹر سَو ورق کا ہوگا۔ اور اس کے تین پرت ہونگے ایک رجسٹر میں موجود رہیگا ایک صدر میں جائیگا۔ ایک گرداور قاضی کے پاس جائیگا۔ جسکو اصل رجسٹر سے مقابلہ کرنا اس کا فرض ہے ؂

رجسٹر پر صفے اگر مطبوعہ لگے ہوں۔ تو پھر بہت کم کسی قسم کا دھوکہ ہو سکے گا۔ مگر یہ اردو کے پریسوں میں نہیں ہو سکتا ٹائپ میں یہ آسان ہے۔ اگر اس پر رجسٹر چھپوا لئے جاویں یا ہند سے لگا کر اس پر افسر مجاز کے دستخط ہوں ؂

دوم کنواری لڑکی کے انگوٹھا لگانے کی ضرورت نہیں اس کے ولی کا انگوٹھا کافی ہوگا۔ وغیر ذالک

مشترکہ سرمایہ کی سوسائٹیاں

یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے اور پبلک نے اس سے بہت دلچسپی لی ہے۔ تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ زراعت پیشہ لوگوں کی سوسائٹیاں ۱۷ ۱۷ سے بڑھ کر ۸۰ ۲۷ ہو گئی ہیں۔ اور ان کا سرمایہ چھپن لاکھ سے بڑھ کر ۹۷ لاکھ تک ہو گیا ہے۔ اس سال ۲½ ۶ لاکھ روپیہ کسانوں کو قرض دیا گیا۔ ۱۳½ لاکھ سے تو کسانوں نے اپنے قدیمی قرضہ کو اتار کر مہاجنی سود سے خلاصی پائی۔ سود خواہ کم ہو یا زیادہ۔ ہمارے نزدیک انجام کے لحاظ سے نقصان رساں ہے۔ مگر یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سود خوار مہاجنوں سے غریب کاشتکار رہائی پا رہے ہیں ؂

گورنمنٹ اس معاملہ میں بہت امداد کر رہی ہے چنانچہ نگرانی اور پڑتال پر ۲۳ ہزار چار سو اٹھاون روپے کا خرچ برداشت کیا ؂

پورب دیس میں قحط

امساک باراں سے قسمت الہ آباد کے کئی ایک اضلاع اور قسمت لکھنؤ و روہیلکھنڈ آگرہ وغیرہ میں قحط پڑ گیا ہے۔ حساب سے معلوم ہوا۔ کہ قریباً نصف لاکھ مربع میل کی دو کروڑ آبادی میں اس کا اثر ہے ؂ چاہات میں پانی نہیں جانوروں کے لئے چارہ تک نہیں۔ گورنمنٹ نے ستاون لاکھ مالگذاری ملتوی کی۔ اور آٹھ لاکھ تو بالکل ہی معاف کر دی۔ ایک کروڑ روپیہ تقاوی پر خرچ ہو چکا ہے۔ اب کچھ ریلوے لائینوں کا کام نکالا گیا ہے۔ جس سے قحط زدے قوت لایموت حاصل کر سکیں گے ؂

کیا مسلمان جنگجو ہیں؟

ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ ہندوستان کی ہماری ہمناش رعایا کا ایک بڑا حصہ (مسلمان) بےچینی اور تفکر میں مبتلا تھا جس کو ہم حکام لوگ

گہری فکرمندی سے دیکھتے رہتے تھے ۔ جنگجو مذہب کے فخر میں پیدا ہو کر دوسرے ممالک میں اپنے ہم مذہبوں کی مصیبت سے ان لوگوں کو بہت رنج ہوا ۔ ان میں سے بعض نوجوان جو بے چینی اور غصے سے بھرے ہوئے تھے ۔ اپنے مسلمان لیڈروں ہی کے برخلاف ہو گئے !!

ہرآنر کو ایک ہم آشتی و امن قوم کو جنگجو کیوں کہنا پڑا ۔ اس کا جواب صاف ہے ۔ کہ نوجوانوں کی بے اعتدالی ہے کہ جوش میں ایسی حرکات کیں ۔ جن سے یہ نتیجہ نکالنا پڑے ۔ ورنہ اسلام (جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ۔) کی تعلیم صلح و آشتی و امن پسندی سے لبریز ہے ۔ امید ہے کہ ہمارے نوجوان اپنی حرکات سے آئندہ اسلام کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ پھیلنے دیں گے ۔

پولیٹیکل سکرٹری کا تقرر

چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے فارین سکرٹری کو کام بہت رہتا تھا ۔ اس لئے تمام ہندوستان کی دیسی ریاستوں کا تعلق ان سے الگ کر کے ایک الگ پولیٹیکل سکرٹری مقرر کر دیا گیا ہے ۔ جس کا رتبہ فارین سکرٹری کے برابر ہوگا ۔ مسٹر ڈیرس اس جدید عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہیں ۔ تقسیم عمل کا اصول نہایت عمدہ ہے ۔ اور گورنمنٹ برطانیہ نے جہاں بھی اس پر عمل کیا ہے ۔ اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلا ہے ۔ اس تقرر سے امید ہے ۔ کہ دیسی ریاستوں کی نگرانی کماینبغی ہو سکے گی ۔ اور ان کے معاملات بہت جلد فیصل ہو سکا کریں گے ۔ اور ریاستوں کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر ہو سکیگا ۔

حیدرآباد دکن میں محرم

اس اسلامی ریاست میں محرم کے ایام میں کیا مشغلہ ہوتا ہے ۔ ذیل کے چند اشعار میں اس کا خاکہ کسی شاعر نے نہایت عمدگی سے کھینچا ہے ۔ جنہیں پڑھ کر بے اختیار ایک آہ بھرنی پڑتی ہے ۔

مناؤ رنگ رلیاں خوب ناچو گاؤ مل جل کر
کمی پڑنے نہ پائے ساز و برگ عیش پیہم میں
بدل کر بھیس حیوانوں کے بھی دس دن مزے لوٹو
رہے گیارہ مہینے بیس دن تک شکل آدم میں
بنو بندر بتاؤ بھپکیاں قلقاریاں مارو
رہے شان تمسخر بھی عیاں وحشت کے عالم میں
بجاؤ ڈگڈگی خوب اچھلو بانس پر ناچو
بنو لنگور منہ کالا کرو وحشت کے عالم میں
بغل میں داب لو کھاتا بدل کر بھیس بنئے کا
بنو بھر دیئے پھنسکر ہوائے دام و درہم میں
نکالو سانگ ہولی کا نچاؤ چار لونڈوں کو
پہنا کر ایک ہی کرتا بنا کر شکل توام میں
لنڈھاؤ لٹی بٹی خوب اڑاؤ چاکھنا کلچے
کرو بدمستیاں ایک ایک سی مستی کے عالم میں
کھلیں کنستر پر کنستر بوتلوں پہ بوتلیں پیہم
اڑاؤ کاگ ابن ساقی کوثر کے ہم غم میں

کیا یہ اس مذہب کے پیرووں کا طرز عمل ہو سکتا ہے ۔ جو اسلام کہلاتا ہے ۔ اور کیا یہ ایک اسلامی ریاست کی شان کے شایان ہے ۔ اور کیا نظام اور اس کے علماء کرام اس کے جواب دہ نہیں ۔

اگر قرآن و حدیث کی تعلیم اس ریاست میں عام کی جائے تو ان لوگوں کو معلوم ہو ۔ کہ ہمارے اعمال موجب صد عار و ننگ ہیں ۔

ریاست پٹیالہ میں ریلوے

ریاست پٹیالہ میں ڈھائی فٹ چوڑی پٹڑی کی مندرجہ ذیل شاخوں کے واسطے منظوری دی گئی ہے ۔ پٹیالہ سے سرہند تک ۔ سرہند سے روپڑ تک پٹیالہ سے سرمور تک ۔ سمانہ سے مانسر تک ۔ سمانہ سے گودام تک ۔ درچرنا نوالہ سے امرگڈھ تک ۔ کل لمبائی ۱۵۶ مائل ہو گی ۔

کیا اچھا ہوتا ۔ کہ راجپورہ سے بنوڑ کو ریلوے لائن لے جا کر موڑ کی چوکی تک پہنچا دیتے ۔ تاکہ شملہ کے جانے والوں کو آسانی ہوتی ۔ اور ریاست بھی فائدہ میں رہتی ۔ سنا گیا ہے ۔ کہ یہ تجویز زیر غور رہ چکی ہے ۔ غالباً روپیہ کے سوال نے تاحال اس پر عملدرآمد نہیں کرنے دیا ۔

لنڈن لیگ کا جھگڑا

حال میں ایک گشتی چٹھی کا پتہ ملا ہے جو مسٹر امیر علی بالقابہ نے ہندوستان میں بھیجی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ لوگوں میں یہ عام رائے پیدا کی جائے ۔ کہ لنڈن لیگ کے اصلی اثر کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے ۔ کہ ہندوستان کی لیگ سے یہ خود مختار رہے ۔ اور اس کے ساتھ مل کر کام کرے ۔ مگر مسٹر وزیر حسن کے حامی کہتے ہیں ۔ کہ لنڈن لیگ بہرحال آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت رہے گی ۔

چنانچہ اس سے پہلے اس کا نام لنڈن برانچ آل انڈیا مسلم لیگ تھا ۔ اس اختلاف کے تصفیہ کے لئے یقین کیا جاتا ہے ۔ کہ ۵۰۰ سے زیادہ اراکین مسلم لیگ سالانہ جلسہ آگرہ میں شریک ہوں گے ۔ اور اس میں یہ معرکۃ الآراء مسئلہ طے ہوگا ۔

بنگالی طلباء کی شورہ پشتی

راجہ بازار کلکتہ میں کارخانہ بم سازی کے متعلق ڈھاکہ و فرید پور میں خفیہ پولیس نہایت مستعدی سے تلاشیاں لے رہی ہے ۔ ۔ کلکتہ میں دو نوجوان بنگالی طالب علم گرفتار کئے گئے ہیں ۔ جنہیں علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے ایک سرکاری مخبر سمجھا جاتا ہے ۔

اسی طرح مداری پور کے ڈکیتوں کے سلسلہ میں تقریباً ۱۲ ۔ ۱۴ بنگالی نوجوانوں کو جن میں سے زیادہ تر طلباء ہیں ۔ گرفتار کیا گیا ہے ۔ یہ ڈکیتی گذشتہ اپریل میں ہوئی اور مسلح ڈاکو ۲۰ ہزار کا مال لے گئے ۔ ماخوذین کی درخواست ہائے ضمانت پولیس کمشنر نے نامنظور کیں ۔ کیونکہ سماعت مقدمہ کے لئے مداری پور روانہ کئے جائیں گے ۔ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ کہ طلباء ایسے مکروہ الزام میں گرفتار کئے جائیں ۔ تعلیم میں مذہبی کتب ضرور چاہئیں ۔ تاکہ اخلاق سدھرے رہیں ۔

محرم میں فساد

یہ معلوم کر نا سخت افسوسناک ہے ۔ کہ اس سال محرم خیریت سے نہیں گذرا آگرہ کا ذکر ہے ۔ کہ وہاں محرم کے دن ہندوؤں کے جلوس شادی اور محرم کے جلوس میں مقابلہ ہو جانے کی وجہ سے فساد ہوا ۔ بہت سے لوگ مجروح ہوئے ۔ اور دکانوں کے مال میں بھی نقصان ہوا ۔ یہ حالات بہت دردانگیز ہیں ۔ انسان جب خدا تعالےٰ کے احکام کی مخالفت میں قدم اٹھاتا ہے ۔ تو ایسے بہت سے نقصان برداشت کرنے پڑتے ہیں ۔ محرم کے جلوس کونسی شریعت کے مطابق ہیں ۔ اب جو ان سے نتائج مرتب ہوئے ہیں ۔ وہ لامحالہ ضرر رساں ہونے چاہئیں ۔ تاہم ایک ماتمی جلوس کے مقابل ایک شادی کے جلوس والوں کو بہت کچھ سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے تھا ۔ تفصیلی حالات کا انتظار ہے جن کے معلوم ہونے پر یہ کھل سکیگا ۔ کہ قصور فریقین کا ہے ۔ یا کسی ایک فریق کی غلطی ہے ۔

حریت کے بہانے سے مفسدہ پردازیاں

آجکل آزادی کے نام پر بہت سی بدامنیاں ڈالی جاتی ہیں ۔ چنانچہ جرمن پارلیمنٹ میں سوشلسٹوں نے تحریک کی ۔ کہ ملکی آئین میں ترمیم کر کے وزیر اعظم کو پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ قرار دینا چاہئے ۔ وزیر اعظم نے کہا ۔

اگر غلبہ رائے سے میرے خلاف یہ تحریک پاس بھی ہو جائے۔ تو بھی میں مستعفی نہیں ہونے کا۔ کیونکہ میرا تقرر میری برطانی شہنشاہ کے اختیار میں ہے۔ اور میں شہنشاہ کے اختیارات کو قائم رکھنے کے لئے اپنی ساری قوت صرف کر دوں گا۔ اور اہالی جرمنی کا کثیر حصہ بھی اپنے بادشاہ کے اختیارات میں خلل اندازی گوارا نہیں کریگا۔ یہ جملہ تو بہت متین اور جس زبان سے نکلا ہے اس کی قوت قلبی کا مظہر ہے۔ مگر طالبان اصلاح و مدعیان حریت و مساوات بھی کم دل گردے کے آدمی نہیں معلوم ہوتے وہ بھی مقدور بھر کوشش کریں گے۔

جنوبی افریقہ کی حالت

مسٹر گھوکھلے کو جو تار پہنچا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مزاحمت گاہوں میں پولیس کو ایسوسی ایشن کی نگرانی میں خوراک وغیرہ تقسیم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور مسٹر رچ کہتے ہیں۔ کہ ویرولم۔ مارٹزبرگ ڈربن کے جیلخانے بھرے ہوئے ہیں۔ لوگوں کو زبردستی کھیتوں میں کام کرنے کے لئے واپس بھیجا جاتا ہے۔ اور جن کو سزائے قید دی گئی ہے۔ ان سے کانوں میں بطور قیدیوں کے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں داخلہ کی اجازت نہیں اس لئے اصل کیفیت وہاں کی نہیں معلوم ہو سکتی۔ سینکڑوں آدمی کانوں سے بھاگ بھاگ خوراک اور حفاظت کے طلبگار ہیں۔ ہڑتال کا جوش بھی ابھی دھیما نہیں پڑا۔ یہ بھی خوف ہے کہ جہاں امن ہے وہاں پھر ہڑتال ہو۔

ہندوستان میں اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے جلسے اور چندے ہو رہے ہیں۔ مسٹر گھوکھلے دو لاکھ روپیہ پچھلے ہفتے روانہ کر چکے ہیں۔ سر آغا خان نے ١٠ر دسمبر کو بمبئی کے ایک عظیم الشان جلسہ میں ایک تقریر کی جس میں حضور وائسرائے کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ حضور ممدوح نے ہمارے قلوب اور جذبات کو منصفانہ اور ہمدردانہ طرز حکومت سے تسخیر کر لیا ہے اور اپنے آپکو اکبر اعظم کا جانشین ثابت کر دیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ سب سے پہلے تو ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہمارے بھائیوں سے جو وہاں توطن اختیار کر چکے ہیں۔ انصاف کیا جائے۔ اور ان کی عزت و آبرو کی حفاظت ہو۔ کیونکہ وہ بھی سلطنت برطانیہ کے شہری ہیں۔ دوسرے انجمن کی موجودہ حالت برقرار رکھی جائے۔ تیسرے برٹش ایسٹ افریقہ میں حضور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے حقوق کو صدمہ پہنچانے یا اُن کے آزادانہ داخلۂ ملک کو روکنے کی کوئی کوشش کی گئی۔ تو اس سے بھی زیادہ جدوجہد کا سامان ہوگا جو جنوبی افریقہ کے متعلق پیش آئی ہے۔

سر آغا خان ایک مشہور مسلمہ پولٹیکل لیڈر ہیں۔ ان کے خیالات کو بہت وزن کی نگاہ سے دیکھا جاویگا۔

ٹرکی میں جرمنی افسروں کا تقرر

یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ جرمن فوجی افسروں کی جماعت کا تقرر دولت عثمانیہ نے اپنے فوجی نظام کی اصلاح و ترتیب جدید کے لئے کیا ہے جسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ فرانس اور روس بھی اس پہ معترض ہیں۔ کیونکہ اس سے جرمنی کو قسطنطنیہ میں ایک غیر معمولی اقتدار حاصل ہوگا۔ مگر ان کے اعتراض کی کوئی وجہ موجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جرمن کے واقفان فن حرب افسر قسطنطنیہ کے فوجی افسروں کی علمی کوششوں کی نگرانی کریں گے۔ انہیں دار السلطنت کی محافظ فوج کے آدمیوں سے کسی قسم کا رابطہ نہ ہوگا۔

نیز حکومت عثمانیہ نے فرانس کے بھی متعدد افسروں کی خدمات طلب کی ہیں۔ اور انگریزی افسر بھی ٹرکی میں بہ تعداد کثیر برسر ملازمت ہیں۔

کچھ بھی ہو۔ حکومت عثمانیہ جب تک اپنی سلطنت کے لئے اغیار کی محتاج ہے۔ تب تک ایسے امور سے مخلصی نہیں ہو سکتی۔

اردو و فارسی دان مختاروں کی حق تلفی نہ ہو

امتحان مختاری میں شامل ہونے والے امیدواروں کے لئے چونکہ یہ آخری موقعہ تھا۔ اس لئے فیل شدگان کو رعایت دی گئی۔ کہ ١٩١٤ء میں دوبارہ شامل ہو سکیں گے۔

اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ چیف کورٹ کے ججوں کی یہ رعایت صرف انڈر گریجوایٹوں کے واسطے ہے۔ اور منشی فاضل امیدواروں کو یہ موقعہ نہ ملیگا۔ حالانکہ انڈر گریجوایٹوں سے یہ اردو فارسی خوان امیدوار اس رعایت کے زیادہ مستحق ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ فاضل ججان چیف کورٹ ان کے حال زار پر رحم کی نظر فرماکر انہیں بھی شمولیت امتحان کا موقعہ دیں گے۔

چین میں شورش

٨ر دسمبر سینٹ پیٹرز برگ کا تار ہے۔ کہ چین کے صوبہ کانسو میں ایک مسلمان جرنیل باغی ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ بیس ہزار آدمی ہیں۔

یہ صوبہ چین کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اور اس میں زیادہ تر آبادی مسلمانوں ہی کی ہے۔ ان کا بگڑ جانا سلطنت کے لئے پُر خطر ہے اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جانبین سے غلط فہمیاں دور ہو کر عنقریب کوئی سمجھوتہ ہو جاویگا۔ مسلمان یوں بھی اپنے حکام سے بہت وفادار ہیں۔ جب سے چین میں پارلیمنٹ بنی ہے۔ اس کی سلطنت میں اختلال ہے جمہوریت کے شائق غور کریں۔

آئرلینڈ میں ہوم رول

آئرلینڈ میں اندرونی حکومت خود اختیاری کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ آئرلینڈ کو خود اختیاری حکومت دینے کو تیار ہے۔ مگر صوبہ السٹر کو الگ رکھنا منظور نہیں کرتی۔ ہاں اس کے حقوق کی حفاظت کے لئے اور تدابیر پر عمل کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ دوسری جانب اہل السٹر رومن کیتھلک آئرلینڈ والوں کی زیر حکومت رہنے پر آمادہ نہیں۔ اور آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری مل جانے پر بزور شمشیر اس کی مخالفت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور اس کے لئے اپنی قومی فوج تیار و آراستہ کر رہے ہیں گورنمنٹ نے آئرلینڈ میں درآمد اسلحہ کی ممانعت کر دی ہے۔ کنگسٹاؤن میں ہتھیاروں کے دو صندوق ایک جہاز پر سے گرفتار کر کے محکمۂ کسٹم میں روک لئے گئے ہیں۔ اور بیلفاسٹ کے محکمۂ کسٹم نے سامان حرب کے ٩٥ صندوق اور بندوقوں کے ٩ صندوق گرفتار کئے ہیں۔ ایک حامی السٹر کا بیان ہے۔ کہ اسلحہ کی ممانعت کا اعلان بعد از وقت ہے۔ السٹر میں ٨٠ ہزار بندوقیں اور کئی ملین بکار توس پہنچ چکے ہیں۔

طالب حقوق عورتیں

لنڈن میں ٨ر دسمبر کا تار ہے۔ کہ ان عورتوں نے مانچسٹر کے اشلوم ہال کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا ہے۔ بارہ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ اور انھوں نے لیورپول کی نمائش میں ریلوے کے نظارہ کو آگ لگا کر سخت نقصان پہنچایا ہے۔ مسز پنکہرسٹ کو امریکہ سے آتے ہی جھٹ پٹ پکڑ لیا گیا تھا۔ مگر مس بڑی چالاک ہے اُس نے جیلخانے میں پانی نہ پینے کا عہد کر لیا۔ نازک حالت میں ہو جانے کی وجہ سے اسے رہا کر دیا گیا۔ ایک جلسہ ان عورتوں کا ہوا جس میں ١٤ ہزار پونڈ چندہ جمع ہوا۔

غرض ان عورتوں کے کارنامے انگلستان کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور ان کے معاملات سلجھانے کیلئے بہت غور و فکر اور بڑے اعلا اعلا تدبر کی ضرورت ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

توبہ

فطرت انسانیہ میں یہ بات مرکوز ہے۔ کہ جب انسان سے غلطی یا قصور کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ تو ضرور اس میں ندامت پشیمانی اور تاسف پیدا ہوتا ہے۔ یہ قوت لوامہ ہے ہر ایک متنفس کا خاصہ لازمی ہے۔ اور یہ ایسا منفک خاصہ ہے۔ کہ کوئی ایسا فرد دنیا بھر میں نہیں پایا جائیگا۔ جس کو اپنی زندگی بھر میں کبھی بھی ندامت اور تاسف اپنے بدکردار وکچ رو ہونے کا نہ ہوا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد انسانی کانشنس بالکل مر جائے۔ اور اوراسے بدیوں میں استقرار و توغل ہو جائے۔ کہ قوت لوامہ کی بجائے قوت امارہ بالسوء کھڑی ہو جائے۔ مگر پھر بھی کسی نہ کسی وقت ایسے انسان کو ندامت اور شرمندگی کا موقعہ ضرور آتا ہے خواہ بہت مدت کے بعد آئے۔ اور خواہ وہ ندامت بہت ہی قلیل ہو۔ قوت لوامہ کا کسی مذہب سے تعلق نہیں۔ بلکہ ہر مذہب کے پیرؤوں میں پائی جاتی ہے۔ آریہ ہو یا سکھ۔ بدھ ہو یا جینی۔ عیسائی ہو یا موسائی۔ برہمو ہو یا دہریہ خواہ کسی مشرب کا ہو۔ ضرور بدیوں سے اس کی طبیعت طبعاً نفرت کرتی ہے۔ اور اگر وہ کسی بدی کا ارتکاب بھی کر بیٹھے۔ تو سخت پچھتاتا ہے۔ کہ یہ مجھ سے کیوں ہوا۔ اور اسکا دلی منشاء اور آرزو ہوتی ہے۔ کہ یہ اس کی خطا معاف ہو جائے۔ اور اس کے قصور کا کسی کو پتہ نہ لگے۔ اور اس کے بد نتائج سے وہ محفوظ و معصوم رہے۔ اس امر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خالق حقیقی نے جو ذرہ ذرہ کا پیدا کرنیوالا ہے۔ انسانی روح اور سرشت میں یہ بات ودیعت کردی ہے۔ کہ وہ قصور کرنے کے بعد کسی اعلےٰ طاقت کی طرف جھکے۔ اور اس رکن اعلیٰ سے اسکو سکون اور تسلی ملے۔ اور وہ ذات پاک اس کے لئے کچھ ایسے اسباب مہیا کرے۔ جس سے اس کو تزکیہ نفس اور طہارت حاصل ہو۔ اور اسکے تمام گناہ بالکل معاف کر دیئے جاویں۔ ایسے پاک جذبہ کا نام اسلام کی شریعت غراء میں توبہ رکھا گیا ہے۔ اور رسول کریم فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نبی التوبہ رکھا گیا ہے۔ یہ مسئلہ توبہ ایسا ضروری مسئلہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ دنیا میں سے اتنی قلیل مدت کے لئے بھی دور کر دیا جائے۔ تو تمام کارخانہ عالم درہم برہم ہو جائے۔

انسان کی طبیعت اور سرشت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تدریجاً ترقی کرتا ہے۔ اور اس کے راستہ میں ہزاروں مشکلات اور موانع پیش آجاتے ہیں۔ منجملہ ان موانع کے اس کی اپنی غلطیاں اور خطائیں بھی ہیں۔ جو چلتے ہوئے کام میں رکاوٹیں پیدا کر دیتی ہیں ان رکاوٹوں کے دور کرنے کے لئے انسان کو بہت سی کوششیں کرنی پڑتی ہیں۔ اور کئی قسم کے حیلوں اور تدابیر سے وہ کام لیتا ہے۔ تا اپنے قصوروں کے بد نتائج سے بچ جائے۔ جسطرح دنیا کے کاموں میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ اسیطرح دینی امور میں بھی ہے اور دینی احکام کے بجا لانے میں جو غلطیاں یا کوتاہیاں انسان سے ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے توبہ کو علاج مقرر فرمایا ہے۔ تا انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے مایوس اور نا امید نہ ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے ابواب ہر وقت کھلے ہیں۔ کبھی بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی ان کو کھٹکھٹائیگا۔ اور وہ وفا شعار ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اس کی توبہ قبول فرمائیگا۔ اور کیوں قبول فرمائے جبکہ اس نے خود ہی ارواح میں یہ تڑپ پیدا کر دی ہے کہ قصور معاف ہوں۔ اور وہ پھر اپنے مالک حقیقی کے ساتھ رابطہ و اتحاد پیدا کرے۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم۔ وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ کہدے اے میرے بندو جو اپنے نفسوں کے خلاف بہت سی خطائیں کر چکے ہو۔ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ تمام گناہوں کو بخشتا ہے۔ ضرور وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کیطرف جھک جاؤ۔ اور اسکا طریق یہ ہے کہ تم اللہ کے تمام احکام کے آگے اپنا سر تسلیم خم کرو۔ اور یہ سب کچھ عذاب کے آنے سے پیشتر ہو جانا چاہئے جب عذاب آجائیگا۔ پھر تم کو مدد نہ ملے گی ہم نے پیچھے ثابت کیا ہے۔ کہ فطرت انسانیہ میں ہی اللہ تعالےٰ نے گناہوں پر پشیمانی اور ندامت کا مادہ ودیعت کر چھوڑا ہے پس سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے جو فطرت انسانیہ کو نشوونما دے اور اس کی بیکلی دور کرے۔ اسی حکمت کی بنا پر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ ان باتوں کو یاد دلانے کیلئے آتی ہے جو کہ انسانی فطرت میں موجود ہیں مگر غفلت کے باعث وہ اسے کماحقہ پہچان نہیں سکتا۔ اگر شریعت ہمیں ایسا حکم دے جو کہ بالکل ہماری طبیعت میں نہ ہو۔ تو ایسی شریعت کبھی خالق فطرت خدا کیطرف سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر وہ اس کی طرف سے ہوتی تو اس میں ضرور انسانی طبائع کا خیال رکھا جاتا۔ بعض مذاہب مسئلہ توبہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کی تلقین و تعلیم نہیں دیتے وہ انسانی فطرت کی بیکلی کو دور کرنیوالے نہیں۔ اور وہ خدا کیطرف سے نہیں ہو سکتے اور انھوں نے مسئلہ توبہ کا انکار کسی نہ کسی غلط فہمی کیوجہ سے کیا ہے۔ مثلاً آریہ مذہب توبہ کا منکر ہے۔ اور اس انکار کی دیوار صرف ایک فاسد بنا پر ہے۔ اگر اس بناء فاسد کو درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ تو پھر توبہ ماننے میں کوئی حرج نہیں رہتا۔ آریوں نے ان مع یعنیس علی نفسہ کی اصل پر چل کر یہ اصل ٹھہرا لیا ہے کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ کوئی چیز محض عدم سے وجود میں آنی محال ہے۔ اسلئے انھوں نے ارواح اور مادہ کو قدیم مان لیا ہے اور چونکہ ارواح محدود ہیں۔ اسلئے ان کو ان کا چکر انھیں طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اگر خدا ان کی توبہ قبول فرمائے۔ تو ایسا زمانہ بھی آسکتا ہے۔ کہ تمام ہی نجات پا جاویں۔ اور ایک بھی باقی نہ رہے۔ اور مختلف اقسام کے حیوانات اور جانور وغیرہ پیدا نہ ہوں۔ اور کارخانہ عالم یکقلم بند ہو جائے۔ اس لئے آریوں نے یہ تجویز کرلی۔ کہ خدا کو اختیار نہیں کہ وہ کسی گناہ کو معاف کرے۔ اور کہدیا۔ کہ یہ عدل کے برخلاف ہے حالانکہ قصوروار کا قصور بخش دینا عین رحم اور مہربانی ہے۔ جس کے سوا دنیا کا کاروبار بالکل بند ہو جاتا ہے۔ آریوں کیطرح مسیحیوں کا بھی عقیدہ ہے جو کہ خدا عادل ہے۔ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ وہ ہمیشہ گنہگاروں کو جہنم کی جلتی ہوئی آگ میں رکھیگا حالانکہ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ گناہ تو محدود وقت کے لئے کیا گیا۔ اور محدود لذات اس سے حاصل کی گئی تھیں۔ پھر یہ کیا عدل ہے۔ کہ محدود گناہ کیلئے غیر محدود عذاب میں رکھا جائے۔ اس مشکل کو حل کرنے کیلئے انھوں نے مسئلہ کفارہ گھڑ لیا ہے۔ اور کہدیا۔ کہ بیٹے نے باپ سے اتنا پیار کیا۔ کہ اس کے لئے اپنی جان دیدی۔ اور اس ذریعہ سے باپ کو راضی کر لیا۔ اور دنیا کو بخشوا لیا۔ گو ہم کہتے ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ دعائیں اور توبہ نہیں سن سکتا تھا۔ اور وہ گنہگاروں کے گناہ معاف نہیں کر سکتا تھا جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے قصوروں کے قصور بخشتے ہیں۔ تو کیا خدائی اقتدار و اختیار انسانوں سے بھی کم ہے کلا وحاشا کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تونے ہمیں وہ مذہب دیا۔ کہ اس کے مقابلہ میں تمام مذاہب ہیچ اور ناچیز ہیں۔ جسکے آگے کوئی ٹک بھی نہیں۔ اس مذہب میں کوئی ایسی بات نہیں جو انسانی فطرت کے خلاف ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جو انسانی فطرت کے مطابق تھی۔ اور کوئی مسئلہ نہیں لیا مگر اسکو مدلل پیرایہ میں مبرہن کیا ہے۔ ہے یہ قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور

ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا

الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات وان اللہ ھو التواب الرحیم۔ کیا انسانوں کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور صدقات لیتا ہے۔ اور ضرور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ پس جو لوگ خدا تعالےٰ کو تواب نہیں مانتے انکو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ وہ مہربان بھی نہیں ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کے آگے اگر منت سماجت کرے اور تضرع اور ابتہال سے کام لے تو ضرور اسکو ترس آجائیگا۔ اور وہ معاف کر دیگا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ غفور جو انسان کا خالق ہے اسے یہ قدرت حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنے گناہ پر پشیمانی کا اظہار کرنیوالے کی توبہ قبول نہ کرے۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ۔ اور جب لوگوں سے کوئی برائی سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے پس مذہب اسلام نے اللہ کو تواب پیش کیا ہے۔ اور دوسرے مذاہب اس معرفت سے بے نصیب رہے ہیں۔ کیا یہ کافی ثبوت نہیں ہے۔ کہ اسلام من عند اللہ ہے۔

تصدیق المسیح

رفع الی اللہ

ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرآئیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون (نمل)۔ ضرور یہ قرآن شریف بنی اسرائیل کے اختلافی مسائل کو بیان کرکے اپنا قول فیصل دیتا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون اور ہم نے تجھ پر اس لئے قرآن شریف اتارا ہے تاکہ تو ان کو کھولکر سنا دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور ایمانداروں کے لئے یہ ہدایت اور رحمت ہے۔ انہ لقول فصل۔ یہ قرآن شریف ضرور فیصلہ کن بات کرتا ہے۔ پس قرآن شریف کا ایک کام یہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ دیگر مذاہب خصوصاً یہودیوں اور مسیحیوں کے اختلافی مسائل کا فیصلہ کرے۔ یہودیوں اور مسیحیوں میں جو اختلاف ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اختلاف حضرت مسیح کی ذات کی نسبت ہے یہود حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات پر بڑے بڑے الزام لگاتے ہیں۔ قرآن شریف نے ہر ایک نبی کو الزام سے بری ٹھہرانے کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ اور قرآن شریف کا اولین فرض ہے کہ وہ حضرات انبیاء کرام کی گرامی ذات سے الزامات اور مطاعن کا کافی جواب دے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کفر کی نفی فرمائی ہے۔ کیونکہ یہود اور مسیحی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ شرک میں گرفتار ہوگئے تھے۔ اور کفر کے کام کرتے رہے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پیشتر یہود یہ توقع رکھتے تھے۔ کہ اس سے پہلے ایلیاہ نبی جسے مسلمان الیاسؑ کہتے ہیں۔ آسمان سے اتریگا۔ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا۔ اور وہ باپ دادوں کے دلونکو بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کے دلوں کو ان کے باپ دادوں کی طرف مائل کریگا۔ تا ایسا نہ ہو کہ میں آؤں اور سرزمین کو لعنت سے ماروں (ملاکی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ تو یہودیوں نے آپ سے پوچھا۔ کہ ایلیاہ کہاں آیا ہے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایلیاہ کی خو بو میں آئے ہیں۔ تمہاری مرضی ہے مانو یا نہ مانو۔ اس پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے بنی اسرائیل کے ایک طائفہ نے آپ کو مان لیا اور ایک طائفہ انکار پر اڑا رہا۔ فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ مخالف یہود نے بڑی کوشش اور سعی کرنی شروع کردی۔ کہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا کر مار دیا جاوے۔ تا کہ توریت کی پیشگوئی کے موافق کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا ان کو جھوٹا نبی ثابت کیا جاوے۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کفار یہود نے اپنے مطلب پورا کرنے کی کوشش کی اور اس کے متعلق بڑی بڑی تدابیر کیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کے بچانے کی تدابیر کیں بھلا اللہ کی تدابیر کے آگے کسی کی تدبیر چل سکتی ہے یہود ناکام رہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے بچا لیا۔ غور کرنے کی بات ہے کہ یہی الفاظ ہمارے سردار و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے متعلق قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ کفار مکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے استیصال اور ہلاک کرنے کی تدابیر کرتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کے بچانے کی تدابیر کرتا تھا۔ اللہ کی تدابیر کے سامنے ان کی تدابیر خاک میں مل گئیں۔ پس سوچنے اور غور کرنیکا مقام ہے۔ کہ ہر دو جگہ قریباً وہی الفاظ ہیں۔ مگر افسوس کہ غیر احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت تو مان لیتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے غار ثور میں پناہ دیکر بچا لیا۔ تو کیا اللہ تعالےٰ یہود سے ڈرتا تھا۔ کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیتا۔ کیونکہ زمین پر ہر جگہ یہود کی حکومت تھی۔ اس لئے زمین پر اسے کوئی جگہ نہ ملی کہ وہاں اس کو رکھے۔ یہ خیال باطل ہے۔ وللہ ملک السموات والارض واللہ علی کل شئ قدیر۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ زمین میں بھی ویسا ہی کامل اقتدار اور اختیار رکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ آسمان پر رکھتا ہے۔ پس ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر بچا کے دکھا دیا۔ کہ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی زمین پر ہی بچایا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ تمام کمالات نبوت آپکی ذات بابرکات پر ختم ہیں پس جو بات کسی نبی کی سمجھ میں نہ آوے۔ اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف اور زندگی میں تلاش کرنا چاہئے کیونکہ یہ صرف آپکو ہی فخر حاصل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی کتاب قرآن شریف کو محفوظ اور مصئون رکھا ہے۔ اور اسیطرح آپکے ہی سوانح کی اللہ تعالےٰ نے حفاظت فرمائی ہے۔ جیسی تاریخ اور سوانح آپ کے بین اور واضح ہیں۔ کسی نبی کے نہیں ہیں۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ماکنت بدعا من الرسل تھے۔ اس لئے نبیوں کے مشکل واقعات ضرور آپ کی مقدس زندگی میں پائے جاتے ہیں۔ دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی دشمنوں نے وار کرنا چاہا۔ اور رسول کریمؐ پر بھی کرنا چاہا جسطرح رسول کریمؐ کو اللہ تعالےٰ نے بچا لیا۔ اسیطرح اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچایا تھا۔

یہود قتل کرکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملعون بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے مقابل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی۔ کہ وہ ہرگز تجھے قتل نہیں کرسکیں گے۔ میں تم کو طبعی موت سے ماروں گا۔ اور تجھے اپنا مقرب بناؤں گا۔ تو ہرگز ملعون نہ ہوگا۔ یہی مطلب تہا۔ مکروا ومکر اللہ کے بعد یا عیسےٰ انی متوفیک ورافعک الی فرمانے کا۔ کیونکہ یہود قتل کے نتیجہ سے آپ کو ملعون کرنا چاہتے تھے۔ اللہ نے فرمایا۔ نہ تو قتل ہوگا اور نہ تو ملعون ہوگا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے اس وعدہ کو پورا کرکے دکھلا دیا۔ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔ نہ ان کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا۔ لیکن وہ مردے کی طرح ان کو معلوم ہوئے۔ اور اس میں وہ اختلاف کرنے والے بڑے شک میں ہیں۔ ان کے پاس کوئی یقینی اور علمی دلیل نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے شک کو مار کر یقین تک نہیں پہنچایا۔ چونکہ نہ وہ قتل ہوئے۔ اور نہ وہ سولی پر مرے۔ اس لئے وہ ملعون نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کی درگاہ میں بڑے مقرب ہیں۔ وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین۔ اللہ تعالےٰ غالب ہے اور حکمت والا ہے اس نے اپنی حکمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی زمین پر بچا لیا۔ یہود کا ہرگز یہ مطلب نہ تہا کہ آسمان پر جانے سے انسان مقرب اور مرفوع الی اللہ ہو سکتا ہے۔ کیا وہ حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ کے مقرب نہیں مانتے۔ وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ جھوٹا نبی ثابت ہو جاوے اللہ تعالےٰ نے ان کو قتل سے بچا لیا۔ اور ثابت کردیا۔ کہ وہ سچے تھے۔ آپکا حق پر ثابت ہونا ثابت ہوگیا۔ تو یہودیوں کا الزام کہ نعوذ باللہ آپ ملعون ہوئے۔ غلط ہوگیا۔ اور یہی ظاہر کرنا قرآن شریف کا منشاء تھا۔

امر بالمعروف

"یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحاً" اے ایمان والو! خوب خبردار ہو کر سنو۔ تم اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور خالص طور سے اسی کیطرف جھک جاؤ۔ دوستو! یہ حکم الٰہی ہے۔ جو ہم کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سنایا گیا۔ دوستو! یہ دنیا دار الابتلا ہے۔ یہاں سنبھل کر چلنا چاہئے۔ یہ دنیا دھوکے کا گھر ہے۔ بہتوں کو اس نے تباہ کر دیا اور بہت سے اس کےحسن سے فریب کھا چکے ہیں۔ تم اللہ تعالٰے کی طرف جھک جاؤ تمہارے ہاتھ میں توبہ کا زبردست ہتھیار دیا گیا ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس کو ہمیشہ عمل میں لاتا رہتا ہے۔ اور کبھی اس سے غفلت نہیں کرتا۔ دوستو! انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اس کی کمزوری کا علاج اللہ تعالےٰ نے توبہ اور استغفار بتلایا ہے۔ اے لوگو جو اپنے تئیں بڑا قصوروار قرار دے چکے ہو تم ناامید مت ہو۔ ابھی تک توبہ کے دروازے کھلے ہیں۔ تم اپنے گناہ خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرو۔ اور اس سے معافی مانگو پچھلے بدکرداروں کے بدنتائج سے بچنے کی دعا کرو۔ اور آئندہ گناہوں کے ترک کی توفیق مانگو۔ دوستو! گناہ روح انسانی کے لئے قاتل زہر کا حکم رکھتے ہیں۔ توبہ ایسے زہرخوردوں کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے یہ تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ ہزاروں راستبازوں کی اس پر شہادتیں ہیں۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہٗ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا اس کی مانند ہو جاتا ہے۔ جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

تم اگر محبوب الٰہی بننا چاہتے ہو۔ تم اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو تم خدا کے حضور جھک جاؤ۔ ان اللہ یحب التوابین ضرور اللہ تعالےٰ توبہ کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ توبہ کرنیوالا اپنی فعلی شہادت دیتا ہے۔ کہ اس کا کوئی مالک اور رب ہے۔ جو اس کے حال کو جانتا ہے۔ اور جو اس کی خطاؤں کو بخش سکتا ہے۔ اور اس طرح سے اللہ پر ایمان رکھنے کا عملی ثبوت دیتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ اللہ کو توبہ کرنے والے پیارے لگتے ہیں۔ اگر تم کامیابی چاہتے ہو۔ اگر تم فلاح دارین حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تم توبہ کرو۔ وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون۔ اے مومنو! تم تمام اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اور جھک جاؤ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ انسان سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں۔ اور جو تقصیریں وہ کر بیٹھتا ہے۔ وہ اس کی روح کے لئے ایک قسم کا گند اور میل ہوتی ہے۔ جیسے انسان کی میل کچیل اتارنے کے لئے گوناگوں اشیاء ایجاد کی گئی ہیں۔ اسیطرح روح کی آلائشیں دور کرنے کے لئے توبہ اللہ تعالےٰ نے بندوں کے لئے رکھی ہے۔ تاکہ انسان کے گناہ بخشے جاویں۔ اور وہ بالکل پاک ہو جائے۔ کیونکہ خدا کا قرب بغیر پاک ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا پاک ہے۔ پاک ہی اس کے مقرب بن سکتے ہیں کون ہے جو خدا کے قرب کو نہیں چاہتا۔ کون ہے جو اس کا محبوب اور مقبول نہیں بننا چاہتا۔ یا ابن آدم ان اتیتنی ذراعاً اتیتک باعاً وان اتیتنی ماشیاً اتیتک ھرولۃً۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو میری طرف ایک بالشت بھر آوے۔ تو میں ایک گز بھر آتا ہوں۔ اور اگر تو چل کر آوے۔ تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ کیا ہی پیارے یہ الفاظ ہیں۔ کیسی محبت ان میں بھری ہوئی ہے۔ ذرا قدم صدق اٹھانے سے کتنی مدد الٰہی ملنے کو آموجود ہوتی ہے۔

توبہ کے لفظ میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ تائب ان گناہوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا اور گرفتار تھا اور ان کاموں سے باز آجاتا ہے غرضکہ بدی کے راہ کو خیرباد کہہ کر نیکی کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ پس توبہ کرنے والا کچھ عمارت گراتا ہے۔ اور اس کی بجائے پھر دوسری عمارت کھڑی کرتا ہے۔ گناہوں کی جو عمارت اس نے تیار کی تھی۔ اس کے لئے دعا اور کوشش کرتا ہے کہ خدا کرے وہ عمارت منہدم ہو جاوے اور اس کی جگہ پھر باقیات صالحات کی عمارت قائم ہو جائے خدا نے احمدیوں کو اپنی زندگی میں دو دفعہ توبہ کرنے کی توفیق دی۔ اور دو بڑے عظیم الشان انسانوں کے ہاتھوں پر انھوں نے توبہ کی۔ اللہ کے محض فضل و کرم نے پہلی خراب عمارتوں کو بہت کچھ مسمار کر دیا ہے۔ اور لاریب احمدیوں نے بہت کچھ تبدیلی کی ہے۔ کہ اتنی اخلاقی جرأت سے کام لے کر خدا کے مرسل جری اللہ فی حلل الانبیا علیہم السلام کو مانا اور اس کے ہاتھ پر گذشتہ گناہوں سے توبہ کی۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی رہتا ہے۔ تم خدا کی طرف جھکو۔ وہ تمہاری ضرور مدد فرمائیگا۔ اور تمہیں کبھی بھی ضائع نہیں ہونے دے گا کبھی محسن اور مخلص ضائع نہیں ہوتے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ توبہ سے پہلے استغفار بڑی ضروری ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ انسان کی اپنی غلطیاں اس کی توبہ میں سدراہ بن جایا کرتی ہیں۔ اس لئے انسان پہلے اللہ تعالےٰ سے اپنے گذشتہ گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور پھر خدا کی طرف جھکے۔ اور خدا کے حضور سچی توبہ کرے۔ ضرور اللہ تعالےٰ اس کی دستگیری فرمائیگا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ اور جو لوگ جناب الٰہی کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ضرور ان کو اپنی رضامندی کی راہیں دکھا دیتا ہے۔ ضرور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

تم اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ تم آدم کے بیٹے ہو جانتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ایک قصور سرزد ہو گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ اس نے کیا راہ اختیار کی تھی۔ سو تم بھی وہی راہ اختیار کرو۔ خدا کے حضور ابا اور استکبار ہرگز مسموع نہیں ہوتا۔ اس نے اپنی خطا کا اعتراف کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور مغفرت کا طالب اور خواہاں بنا۔ تم آدمی ہو تمکو چاہئے۔ کہ تم آدم کی راہ اختیار کرو خدا کی درگاہ احدیت میں گر جاؤ۔ اور اس کے آگے تضرع اور ابتہال سے اپنا حال زار بیان کرو۔ وہ مضطر کی دعا کبھی رد نہیں کریگا۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اے ہمارے رب ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارے گناہ نہ بخشے۔ تو ہم سخت خسارہ میں رہیں گے۔ یہ کلمات تھے جو خدا نے خود حضرت آدم کو سکھائے تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم۔ سو آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے اللہ تعالٰی نے اس کی توبہ قبول کی۔ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ دوستو اپنی حیات کو غنیمت سمجھو۔ اور اپنی موت سے پہلے پہلے تم اپنے کرایہ اور زاد راہ کا فکر کر لو۔ مرنے کے بعد توبہ کے دروازے بالکل مسدود اور بند ہو جاتے ہیں الدنیا مزرعۃ الاخرۃ ہے۔ جو یہاں بوگے۔ سو وہاں کاٹوگے۔ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیماً حکیماً ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وہم کفار اولئک اعتدنا لہم عذاباً الیماً۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو برائی کا ارتکاب جہالت سے کر بیٹھتے ہیں پھر موت سے پہلے پہلے توبہ کرتے ہیں۔ انکی ضرور وہ توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ علیم حکیم ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ ہی نہیں ہو سکتی جو برائیاں کرتے رہتے ہیں۔ پھر جب انکو موت آجاتی ہے۔ تو کہتے ہیں میں توبہ کرتا ہوں۔ اور انکی بھی کوئی توبہ نہیں ہوتی۔ جو کہ کافر ہی مر جاتے ہیں انکو بڑا دردناک عذاب ملیگا۔ موت سے پہلے توبہ کرنیکا حکم ہے موت کا موسم کسی کو معلوم ہے۔ کہ وہ کب آئیگا۔ اسلئے ہمیں واجب ہے کہ ہم ہر وقت اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں۔ ورنہ جب موت آجاویگی۔ تو پھر ہماری کچھ پیش نہ جاویگی۔ اگر ہم مرنے سے پہلے توبہ کرینگے امید کہ اللہ تعالےٰ ہمارے گناہوں سے تجاوز فرماوے اور ہمیں ہمیشہ کی راحت اور آرام کی جگہ عطا فرماوے۔ یاایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحاً۔

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت النفس۔احتیاط

مذکورہ بالا واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوجاتا ہے۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محتاط تھے۔اور ہر معاملہ میں کمال احتیاط سے کام کیا کرتے تھے خصوصاً اموال کے معاملہ میں آپ نہایت احتیاط فرماتے۔کہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ اور عارضی طور پر بھی لوگوں کی حق رسی میں دیر کرنا پسند نہ فرماتے۔ بلکہ فوراً غرباء کو حقوق دلوا دیتے تھے۔اب میں اسی امر کی شہادت کے لئے ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ آپ لوگوں کے اموال کا خیال رکھنے کے علاوہ ان کے ایمانوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔اور کبھی ایسے چندے بھی قبول نہ فرماتے۔جو بعد میں کسی وقت چندہ دہندگان کے لئے وبال جان ثابت ہوں۔یا کسی وقت انہیں افسوس ہو۔کہ میں نے کیوں فلاں مال اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔آج اگر میرے پاس ہوتا۔تو میں اس سے فائدہ اٹھاتا+

مکہ میں جب تکالیف بڑھ گئیں۔اور ظالموں کے ظلموں سے تنگ آ گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے اپنے صحابہ کو دوسرے ممالک میں نکل جانیکا حکم دینا پڑا۔اور بعد ازاں خود بھی اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنا وطن عزیز ترک کرکے مدینہ کی طرف ہجرت اختیار کرنی پڑی۔تو آپ پہلے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر بنی عمرو بن عوف کے مہمان رہے۔اور دس دن سے کچھ زیادہ وہاں ٹھہرے۔اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے۔اور چونکہ یہاں مستقل طور پر رہنا تھا۔اس لئے مکانات کی بھی ضرورت تھی۔اور سب سے زیادہ ایک مسجد کی ضرورت تھی۔جس میں نماز پڑھی جائے۔اور سب مسلمان وہاں اکٹھے ہو کر اپنے رب کا نام لیں۔اور اس کے حضور میں اپنے عجز و انکسار کا اظہار کریں۔اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ہر وقت اللہ تعالےٰ ہی کے خیال میں رہتے تھے۔اور آپ کا ہر ایک فعل عظمت الٰہی کو قائم کرنیوالا تھا۔آپ کو ضرور بالضرور سب سے پہلے تعمیر مسجد کا خیال پیدا ہونا چاہئے تھا۔چنانچہ جب آپ مدینہ میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلا جو بات آپ نے کی۔وہ مسجد کی تعمیر کے متعلق تھی اور سب سے پہلے آپنے جو کام کیا۔وہ یہی تھا۔کہ اپنے محبوب و مطلوب کے ذکر کا مقام اور اس کے حضور گرنے اور عبادت کرنے کی جگہ تیار کریں+

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ہمارے مطاع آقا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔آپ نے ایک طویل حدیث میں تمام واقعہ ہجرت مفصل بیان فرمایا ہے۔آپ فرماتی ہیں۔فلبث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بنی عمرو بن عوف بضع عشرۃ لیلۃ واسس المسجد الذی اسس علی التقوی وصلی فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم رکب راحلتہ فسار یمشی معہ الناس حتی برکت عند مسجد الرسول صلے اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ وھو یصلی فیہ یومئذ رجال من المسلمین وکان مربدا للتمر لسھیل وسھل غلامین یتیمین فی حجر سعد بن زرارۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین برکت بہ راحلتہ ھذا ان شاء اللہ المنزل ثم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الغلامین فساومھما بالمربد لیتخذہ مسجدا فقالا بل نھبہ لک یا رسول اللہ فابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یقبلہ منھما ھبۃ حتی ابتاعہ منھما ثم بناہ مسجدا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں کچھ دن ٹھہرے دس دن سے کچھ اوپر۔اور اس مسجد کی بنیاد رکھی۔جس کی نسبت قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔اور اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے۔اور آپ کے ساتھ لوگ پیدل چلنے لگے۔آپکی اونٹنی چلتی گئی۔یہانتک کہ وہ مدینہ کے اس مقام پر پہنچ کر بیٹھ گئی۔جہاں بعد میں مسجد نبوی تیار کی گئی۔اور اس وقت وہاں مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے۔اس مقام پر کھجوریں سکھائی جاتی تھیں۔اور وہ دو یتیم لڑکوں کا تھا۔جنکا نام سھیل اور سھل تھا اور جو سعد بن زرارۃ کی ولایت میں پلتے تھے۔جب یہاں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔تو آپنے فرمایا۔کہ انشاء اللہ یہاں ہی ٹھہریں گے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا۔اور ان سے چاہا کہ اس جگہ کی قیمت کرکے انہیں قیمت دیدیں۔تاکہ وہاں مسجد بنائیں۔اور ان دونوں لڑکوں نے جواب میں عرض کیا۔کہ یا رسول اللہ ہم قیمت نہیں لیتے۔بلکہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ لینے سے انکار کیا۔اور آخر قیمت دیکر اس جگہ کو خرید لیا+

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے۔کہ مدینہ میں داخل ہوتے ہی پہلا خیال آپکو یہی آیا۔کہ مسجد بنائیں۔اور پہلے آپنے اسکے لئے کوشش شروع کی۔اور آپکے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت کا جوش تھا۔اسکا کیفیت پتہ اس واقعہ سے لگ جاتا ہے۔دوسرے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔کہ آپ معاملات میں کیسے محتاط تھے+

اہل مدینہ نے بار بار درخواست کرکے آپکو بلایا تھا۔اور خود جا کر عرض کی تھی۔کہ آپ ہمارے شہر میں تشریف لائیں۔اور ہم آپکو اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔اور جان و مال سے آپکی خدمت کرینگے اور جہانتک ہماری طاقت ہوگی۔آپکو آرام پہنچانیکی کوشش کریں گے۔غرضیکہ بار بار کی درخواستوں اور اصرار کے بعد آپ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تشریف لائے۔اور مدینہ والوں کا فرض تھا۔کہ آپکو جگہ دیتے۔اور حق مہمان نوازی ادا کرتے۔اور مسجد بھی تیار کراتے۔اور آپکی رہائش کے لئے بھی مکان کا بندوبست کرتے۔اور وہ لوگ اپنے حق کو سمجھتے بھی تھے۔اور ہر طرح خدمت کیلئے حاضر تھے مگر چونکہ آپکے تمام کام اللہ تعالےٰ کے سپرد تھے۔اور ہر ایک فعل میں آپ اسی پر اتکال کرتے تھے۔اس لئے آپنے اپنی رہائش کے لئے ایسی جگہ کو پسند کیا۔جہاں اللہ تعالےٰ آپکو رکھنا پسند کرے۔اور بجائے خود جگہ پسند کرنے کے اپنی اونٹنی کو چھوڑ دیا۔کہ خدا تعالےٰ جہاں اسے کھڑا کرے وہیں مسجد بنائی جائے۔اور وہیں رہائش کا مکان بنایا جائے۔لیجس جگہ آپکی اونٹنی کھڑی ہوئی۔وہ دو یتیموں کی جگہ تھی اور وہ بھی آپکے خادم تھے۔اور ہر طرح آپ پر اپنا جان و مال قربان کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔اور بطور ہبہ کے وہ زمین پیش کرتے تھے۔مگر باوجود اسکے کہ آپ اہل مدینہ کے مہمان تھے۔اور وہ لڑکے مہمان نوازی کے ثبوت میں آپکو وہ زمین مفت دینا چاہتے تھے۔آپنے اسکے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔اور اسکی وجہ وہ احتیاط تھی جو آپکے تمام کاموں میں پائی جاتی تھی+

اول تو آپ نہ چاہتے تھے کہ وہ نابالغ بچوں سے بغیر معاوضہ کے زمین لیں کیونکہ ممکن تھا۔کہ وہ بچپن کے جوش و خروش میں آپکی خدمت میں زمین پیش کر دیتے لیکن بڑے ہو کر انکو بعض افسوس ہوتا۔کہ اگر وہ زمین ہم بیچ دیتے یا اس وقت ہمارے پاس ہوتی تو وہ زمین یا اسکی قیمت ہمارے کام آتی۔اور ہماری معیشت کا سامان بنتی اس احتیاط کیوجہ سے اس خیال سے کہ ابھی بچے ہیں۔اور اپنے نفع و نقصان کو نہیں سمجھ سکتے آپنے اس زمین کے مفت لینے سے بالکل انکار کر دیا گو وہ لڑکے اپنے ایمان کے جوش میں زمین ہبہ کر رہے تھے اور اگر آپ اسے قبول کر لیتے تو بجائے افسوس کرنیکے وہ اس پر خوش ہوتے۔کیونکہ صحابہ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے بچے بھی جوانوں سے کم نہ تھے۔اور چودہ پندرہ سال تک کے بچے مال تو کیا جان دینے کیلئے تیار ہو جاتے۔چنانچہ بدر کی جنگ میں دو ایسے بچے بھی شامل ہوئے تھے۔باوجود اسکے کہ وہ بچے تھے۔اور ابھی کم سن تھے۔مگر بظاہر حالات انکے ایمانوں کے اندازہ کرنے سے کہا جا سکتا تھا۔کہ وہ اسپر کبھی متاسف نہ ہونگے مگر پھر بھی رسول کریم نے مناسب جانا کہ امکانی طور پر بھی انکو ابتلاء میں ڈالا جائے اور یہی بات پر اصرار کیا۔کہ وہ قیمت وصول کریں۔اور اگر چاہیں تو اپنی زمین فروخت کر دیں ورنہ آپ نہیں لینگے آخر آپکے اصرار کو دیکھکر ان بچوں اور انکے والیوں نے قیمت لیکر وہ زمین آپکے پاس فروخت کر دی+ آجکل دیکھا جاتا ہے کہ یتامیٰ سے بھی لوگ چندہ وصول کرتے ہیں اور بالکل اسبات کی پرواہ نہیں کرتے کہ شاید انکو بعد از ان تکلیف ہو۔بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔اور بالکل خدا کا خوف نہیں کرتے مگر رسول کریم نے اپنے طریق عمل سے بتا دیا کہ باوجود اسکے کہ آپ حقدار تھے اور اہل مدینہ کے اپنے ان یتامیٰ سے بغیر قیمت زمین لینے سے انکار کر دیا۔اور باصرار قیمت انکے حوالہ کی۔افسوس کہ کامل اور اکمل نمونہ کے ہوتے ہوئے مسلمانوں نے اپنے عمل میں سستی کر دی ہے اور یتامیٰ کے اموال کی قطعاً کوئی حفاظت نہیں کیجاتی۔ایسے اموال کی حفاظت تو الگ رہی خود محافظ ہی یتامیٰ کے مال کھا جاتے ہیں اور اس احتیاط کے قریب بھی نہیں جاتے جسکا نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ہے+ انا للہ وانا الیہ راجعون +

تادیب النساء

بچوں کو بچپن سے ہی اعلیٰ اخلاق کا عادی کرنا چاہیئے

اس میں کسی کو شک نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے حسن صورت عطا کی۔ اور اسے قوت ارادہ عطا کی ہے ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ اور اس میں طاقت گویائی رکھی اور اسمیں برا بھلا پہچاننے کی تمیز پیدا کی۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ ہم نے انسان کو ایک حقیر چیز سے پیدا کیا جسمیں مختلف چیزوں کے خلاصے ملے ہوئے تھے ہم اس پر مختلف حالات لاتے رہے۔ اور ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔ ہم نے اس کو سیدھا راہ بتا دیا۔ بعض ان میں اس بتائی ہوئی راہ پر چل پڑے۔ اور بعضوں نے قدر کی اور بعض نے ناشکری سے اس راہ کو اختیار نہ کیا۔ اسی لئے حکمت الٰہیہ نے اقتضا کیا۔ کہ بنی نوع انسان .... کیطرف رسول بھیجے جاویں۔ جو انسانوں کو تنذیر اور تبشیر کریں۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں اسکا مادہ موجود تھا۔ رسولوں نے اس فطرت کو جگانا تھا۔ اسی لئے شریعت کو ذکر کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان باتونکو یاد دلاتی ہے۔ جو فطرت انسانیہ میں مرکوز ہیں۔ رسول نے آکر انسانوں میں مکارم اخلاق بونے کی بہت سعی کی۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے نیک اعمال صادر ہوتے ہیں اس لئے قوم کے ہر فرد پر واجب ہے۔ خواہ وہ باپ ہو یا ماں ہو یا استاد ہو۔ کہ وہ ہر وقت اسی دھن میں لگا رہے۔ کہ نوجوانوں کے اندر فضائل اور اخلاق حسنہ لگائے اور انہیں نیکی سے محبت کرنے اور بدی سے بغض کرنے کا عادی اور خوگر بنائے۔ اور کوشش کرے کہ ان میں اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو۔ اور وہ قبیح اور منکر افعال سے دور رہیں۔ کیونکہ اطفال کی ابتدائی عمر سفید کاغذ کی طرح ہوتی ہے جو نقش چاہیں۔ اس پر ڈال سکتے ہیں۔ اور جس کا وہ بچپن میں عادی ہو جائیگا۔ اسی پر وہ جوان ہوگا۔ اور بڑھاپے میں اس کا اکھاڑنا محالات میں سے ہو جائیگا۔ کیا دیکھتے نہیں۔ کہ درخت کو شروع میں کیسے ایک بچہ بھی اکھاڑ سکتا ہے۔ مگر بڑے درخت کو زمین سے اکھاڑنا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ اور بچہ کی طبیعت ایسی واقع ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑوں کی تقلید کرتا ہے۔ اور اس کی فطرت میں یہ بھی ہے کہ وہ ان پر اعتماد رکھتا ہے۔ اس لئے ہم بچوں کی ماؤں پر واجب ہے۔ کہ ان کے سامنے اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کریں۔ کیونکہ مائیں بچوں کی مربیہ اور راعیہ ہوتی ہیں۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ وہ اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے پس و پیش سے بہت متاثر ہوتا ہے۔ رسول کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کل مولود یولد علی فطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ ہر بچہ فطرت سلیمہ پر دنیا میں آتا ہے۔ اس کے والدین اس کو یہودی بناتے ہیں۔ یا اس کو عیسائی بناتے ہیں۔ یا اس کو مجوسی بناتے ہیں۔ اور داناؤں کا قول ہے۔ من شب علی شیء شاب علیہ۔ انسان کی جس چیز میں نشو و نما ہوتی ہے۔ اسی پر وہ جوان ہوتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ برا ہم نشین لوہار کی طرح ہوتا ہے۔ کپڑا نہیں جلائیگا۔ تو دھواں ضرور پہنچیگا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر مائیں اپنے بچوں کو اس بات کی عادت ڈلوائیں۔ کہ وہ دینی اعمال سے زیادہ تمسک کریں۔ اور صفات حمیدہ سے متصف ہوں۔ ہر کام میں ترتیب نظام فرمانبرداری اور ضبط اشتغال کو مد نظر رکھیں۔ بالکل سیدھے بیٹھیں۔ چلتے ہوئے ایک طرف نہ جھکیں اور نہ تبختر کریں۔ اور عجب خود پسندی اور فخر سے بچیں اور ان میں غرور اور تکبر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ان کو مقررہ اوقات پر کھلانے کا عادی بنانا چاہیئے۔ جیسا کہ اس کی حاجت ہو۔ کیونکہ اگر بڑھ گیا۔ تو ہضم کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اور جسم مرض کا نشانہ بن جاوے گا۔ اور اگر کم ہوگا۔ تو بھی اس سے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ اور پیو۔ اور حد سے مت بڑھو۔ اور ایسا ہی انکو اپنا ملبس۔ کھانا پینا اور سونے کے مکان کی نظافت کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری امر ہے۔ اور تمام ان امور کا خیال رکھیں جو صحت کے لئے ضروری ہیں۔ کیونکہ ان سے قویٰ عقلیہ میں نمو پیدا ہوتا ہے۔ اور قوت فکریہ کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے جسم قوی ہو جاتا ہے۔ کام کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اور اس میں ملال نہیں پیدا ہوتا۔ اور عورتوں پر واجب ہے۔ کہ بچوں کو اخلاق فاضلہ اور صفات کاملہ سکھائیں۔ مثلاً فقرا و مساکین پر احسان کرنا۔ انسان و حیوان کے ساتھ نرمی و شفقت کرنا۔ امانت کو ادا کرنا۔ عدل کرنا۔ امر بالمعروف کرنا۔ اور نہی عن المنکر کرنا۔ بہادری۔ صدق۔ وفاء عہد۔ بھید کا افشا نہ کرنا۔ اور چہرے کو بشاش رکھنا۔ یہ اخلاق بچوں کو سکھائے جائیں مگر بڑی شرح و بسط کے ساتھ ان کے فوائد ان کے ذہن نشین کئے جاویں۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہوں۔ تو ان کے دل شفقت اور محبت سے پر ہوں۔ وہ باہم ایک دوسرے کی نیکی اور تقویٰ پر معاونت کریں۔ نہ کہ گناہ اور عدوان پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان نیکی اور تقویٰ پر باہم مدد کرو۔ اور گناہ اور ظلم پر باہم مدد نہ کرو +

ایک احمدی ہیڈ ماسٹر کے کام پر ہز آنر کی رائے

ماسٹر غلام محمد صاحب ایم اے ہماری جماعت کے ایک نہایت مخلص اور پر جوش ممبر ہیں۔ جنکو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی سچائی کے پھیلانے کا خاص جوش عنایت فرمایا ہے آپ میانوالی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ حال ہی میں لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے میانوالی سکول کا معائنہ کیا ہے۔ اور سکول کی نسبت اپنی رائے تحریر فرمائی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ ہم ماسٹر صاحب کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں +

"اس سکول کا معائنہ کرکے اور لڑکوں کو انعام تقسیم کرکے میں بہت ہی خوش ہوا۔ اس سکول نے بہت بڑی ترقی کی ہے۔ اور ابھی کر رہا ہے۔ موجودہ ہیڈ ماسٹر (غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے) کے زیر اہتمام جنھوں نے کہ اس سکول کا چارج [illegible] میں سکول کے افتتاح پر ہی لیا۔ یہ سکول بہت بڑی ترقی کر رہا ہے۔ یہ بہت ہی قابل تعریف بات ہے۔ کہ یہ سکول اپنے ڈویژن میں کیا پڑھائی اور کیا کھیل میں جو میرے نزدیک دراصل سکول کا ماٹو ہے۔ اول درجہ پر ہے۔ ۲۰۰۰۰ روپیہ سکول کے مزید کمروں اور بورڈنگ ہوس کے واسطے حال ہی میں منظور ہوا ہے۔

سکول کا ضبط اور اس کی تمام حالت بہت ہی اچھی ہے"

(دستخط ہز آنر) ایم۔ ایف۔ او ڈوائر۔ لفٹنٹ گورنر۔ پنجاب

تاریخ ۳ دسمبر ۱۹۱۳ء

ضروری نوٹس

بعض خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں وی۔ پی کئے گئے ہیں۔ اور علیحدہ کارڈ بھی روانہ کئے گئے ہیں۔ مجھے اپنے احباب سے پوری پوری توقع ہے۔ کہ وی پی وصول فرما کر خاکسار کو شکریہ کا موقع دینگے۔ علاوہ ازیں میرے معزز احباب خود اس بات کا خیال رکھیں گے کہ دفتر کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ (مینیجر)

ہندو مسلمان

(از اکبر شاہ خان نجیب آبادی)

"افسوس ہے کہ اسوقت بعض نادان لوگوں نے ہندو مسلمان کا سوال چھیڑ رکھا ہے۔ اور آئے دن ایسی حرکات کرتے رہتے ہیں جس سے صلح و آشتی کے درخت کی جڑ اکھڑ جائے۔ اور جنگ و جدل کا بازار گرم ہو۔ خصوصاً بعض ہندو اخبار مسلمان بادشاہوں کے ظلم کی من گھڑت حکایتیں شائع کر کے خوشگوار تعلقات کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ حالانکہ عہد اسلام کے ہندو پکار پکار کر مسلمانوں کے انصاف کی شہادت دے رہے ہیں جو سات سو سال کی عہد حکومت میں اگر کسی بادشاہ سے کوئی غلطی بھی ہو گئی ہو تو اُس سے ہمیں انکار نہیں لیکن حقیقت حال کے معلوم کرنے کے لئے عام حالت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اسوقت بھی سمجھدار طبقہ اہل ہنود کا اس خواہ مخواہ کی بحث سے علیحدہ ہے۔ اور صرف چند نو تعلیم یافتہ شہرت کے دلدادہ اپنا الوّ سیدھا کرنے کے لئے دھڑہ بندی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہی لوگوں کی طرف خانصاحب کا روئے سخن ہے۔ ورنہ ایسے لوگ ہندوؤں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو ان افسانہ ہائے خود تراشیدہ کو ویسی ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسی حقارت سے کسی منصف مزاج انہیں دیکھنا چاہئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ شورش برپا کرنے والے ہندو اپنے امن جو ہندو بھائیوں سے نصیحت حاصل کر کے خواہ مخواہ مسلمان بادشاہوں کے بدنام کرنے کی کوشش سے باز آئیں گے۔ (ایڈیٹر)

آجکل ملک میں ہندو مسلمانوں کے اتفاق کی بابت خوب خوب خامہ فرسائیاں اور ہر قسم کی مخالف و موافق کوششیں ہو رہی ہیں۔ میرا ایک دوست مجھ کو مجبور کرتا ہے۔ کہ تو بھی اس مسئلہ کے متعلق کچھ لکھ۔ اور مجھ کو سناتا ہے کہ ؎

صد فصل نو بہار گذشت و دریں چمن

بلبل تو نالۂ نکشیدی چہ شد ترا

یار عزیز کی خاطر آج اپنے خیالات کو حوالہ قلم و قرطاس کرنے لگا ہوں۔ اور بہت دور پیچھے ہٹ کر تاریخی بائی نوکلر کے ذریعہ شاہد مقصود کے نظارہ کا قصد رکھتا ہوں۔ یقین ہے میں معاف فرمایا جاؤنگا۔ راہ و رسم زمانہ سے بیگانہ اور اپنی فاش گفتاری کے ساتھ ادائے مستانہ بھی رکھتا ہوں ؏

دوستاں معذور گرمستانہ ساغر میز نم

لوگ اتفاق کے اقسام بیان کر چکے ہیں۔ اس لئے میں جب اتفاق کا لفظ استعمال کروں۔ تو اس سے وہی اتحاد و اتفاق سمجھا جائے جو کہ ہندو مسلمانوں میں ممکن ہے۔

یہ بات بھی محفوظ رہنی ازبس ضروری ہے۔ کہ دو گروہوں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے سب سے زیادہ ذمہ دار وہ فریق ہوتا ہے جو دوسرے فریق پر فوقیت اور طاقت کی افزونی رکھتا ہو یعنی طاقتور فریق کا ہی فرض ہے کہ وہ اتحاد کے لئے آگے قدم بڑھائے۔ اور اپنے کچھ حقوق اپنے مدمقابل کمزور فریق کو ارزانی فرمائے۔ کمزور فریق کا اتفاق و اتحاد کے لئے کوشش کرنا اور اپنے بعض حقوق کا اپنے حریف کے لئے ایثار کرنا درحقیقت اتحاد نہیں بلکہ انقیاد و فرمانبرداری کی گردن کا جھکانا اور رشوت دیکر جان کی امان طلب کرنا ہے۔ یہ ایک خاص بات ہے جس پر ہمارے اتفاق اتفاق پکارنے والے دوستوں کو سیر کن بحث کرنی چاہئے۔

اب میری داستان سنو! وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا اور وما ارسلناك الا رحمة للعالمين کے مخاطب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہادی برحق اور رہبر کامل ماننے والوں کے اخلاق کا مابہ الامتیاز سمجھانے کے لئے ضرورت ہے کہ دوستوں کو اول یاد دلاؤں۔ کہ ایران سے آریوں نے بھرت کھنڈ میں آکر غیر آریوں کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اسکا جواب کوہ ہمالہ کی گھاٹیوں اور دامن کے جنگلوں۔ ہزاری باغ و اڑیسہ۔ جنوبی ہند کی پہاڑیوں اور وسط ہند کے جنگلی اور پہاڑی مقاموں کی سیر کرنے اور وہاں کے برائے نام انسانوں یعنی غیر آریہ قوموں کا مطالعہ کرنے اور ویدوں یا منوسمرتی میں شودروں کے مرتبہ اور ان کے حقوق کا اندازہ کرنے سے خوب سمجھ میں آسکتا ہے تم خوب سوچو اور اچھی طرح معلوم کرو۔ کہ فاتحوں نے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

شنکراچارج اور اس کے حامی و مطیع راجاؤں نے طاقت پاکر بدھوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اسکا جواب صرف اتنی سی بات میں مضمر ہے۔ کہ جس جگہ گوتم بدھ پیدا ہوا۔ جہاں سینکڑوں برسوں تک سارے ملک کا مذہب بدھ رہا۔ آج اس ملک ہندوستان میں نام کو کوئی بدھ نہیں ملتا۔ حالانکہ چین۔ جاپان برہما وغیرہ بدھ مذہب کے پیروؤں سے بھرے پڑے ہیں۔ آہ! وہ کیسی ظالمانہ جلاوطنیاں ہونگی۔ اور کیسے قتل و غارت کے نظارے ہوں گے۔ جبکہ یہ ملک بدھوں سے صاف کیا جا رہا تھا۔

فیلقوس کے بیٹے یعنی دو سینگوں والے یونانی مینڈھے نے دنیا کی معزز ترین شہنشاہی ایران اور دارائے ایران کے ساتھ کیا کیا؟ اصطخر کے خرابہ کو دیکھو۔ یونانیوں نے نہ صرف ایرانی نفوس ہی کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔ بلکہ اب شمشیر نے آتشخانوں کو سرد کیا اور تلوار کی آنچ نے کتبخانوں کو جلا کر ایسا خاک سیاہ بنایا کہ گو ساسانیوں نے اپنے عہد سلطنت میں ایکدم کے لئے بھی بعید تلاش میں سانس نہ لیا۔ لیکن ژند و استا کے صرف چند پریشان ورقوں کے سوا اور کچھ نہ پایا۔

بخت نصر نے بنی اسرائیل کے ساتھ کیا کیا؟ بابل کی نشیب و مرطوب زمین سے جاکر دریافت کرلو۔ ورنہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے متلاشی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ کہ افغانستان و کشمیر میں کیوں آپ کا آنا ہوا۔

بحر قلزم کے شمالی گوشہ میں غرق ہونے والے نے بنی اسرائیل پر غلبہ اور استیلا پاکر ان کے ساتھ کیا کیا؟ خدا تعالےٰ ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ واذ نجينكم من ال فرعون يسومونكم سوء العذاب يذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم وفي ذلكم بلاء من ربكم عظيم۔

فراعنہ مصر نے ملک شام کے ساتھ کیا کیا؟ تاریخوں میں پڑھو اور حسرت و حیرت کی انگلیاں غم و غصّہ کے دانتوں سے کاٹو۔

مغلوں نے چین کے ساتھ کیا کیا؟ فصیل چین کو کچھ سنا ہوا اور کچھ دیکھا ہوا ضرور یاد ہوگا۔ اس سے جاکر دریافت کرو۔

ترکستان نے ایران پر غلبہ پاکر کیا کیا تھا۔ کہیں ایرج کی خاک کے ذرات ہوا میں اڑتے ہوئے مل جائیں۔ تو ان کو سونگھو۔

ایران کو جب موقعہ ملا تو اس نے ترکستان کے ساتھ کیا کیا؟ چنگیز کے آخری جنگی کارنامہ کو پڑھو۔ جہاں افراسیاب کو قتل کرنے کے بعد ترکستان کے قتل عام اور تباہی کا تذکرہ موجود ہے۔

ساسانیوں نے یونانیوں اور رومیوں سے سکندر کی زیادتیوں کا بدلہ کسطرح لیا۔ اس کی روداد بھی کچھ کم خون کے سیلاب اور آہ و فغاں کی آوازیں اور کچھ کم شہروں اور قصبوں کی آتشزدگی کے شعلے نہیں رکھتی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زود گردش آسمان اور اس دائم الحرکت آفتاب نے ہمیشہ طاقتوروں کو شمشیر بکف اور کمزوروں کو خاک و خون میں لوٹتے ہوئے دیکھا تہا۔ لیکن نظارہ بدلتا ہے۔ اور دنیا کی بدتمیزیوں اور ظالمانہ نفس پرستیوں کے خاردار جنگلوں اور ناہموار گھاٹیوں کو صاف و ہموار کرنے کے لئے ایک قوم اٹھتی ہے وہ قوم خدا تعالےٰ سے مدد پاکر بڑی طاقتور قوم ہے۔ اسکی طاقت کمزور و نیز مظالم توڑنے اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کو برباد کرنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ مخلوق خدا کی حفاظت اور خلق آزاروں کی ہلاکت کے لئے ہے تاکہ دنیا اپنے انتہائی حسن و جمال کو حاصل کرے۔ اور

انسان اپنی حقیقی ترقیات کی راہوں میں گام زن ہو سکے۔ وہ طاقتور قوم حملہ آور ہوتی ہے۔ لیکن جبکہ پہلے اس پر حملہ ہو چکا ہو۔ وہ قتل کرتی ہے۔ مگر جبکہ پہلے اس کو قتل کیا گیا ہو۔ اُذن للذین یقتلون بانھم ظلموا وان اللہ علے نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومسجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز۔ الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور ۔

جب کوئی اس قوم سے صلح کرنی چاہتا ہے۔ وہ فوراً صلح پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ بظاہر صلح اس کے لئے مفید ہے یا مضر۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علے اللہ ۔ انہ ھو السمیع العلیم ۔ اسی قوم کا نام مسلمان ہے اور یہی قوم ہے۔ جو دنیا میں تنہا امن و آسائش کی قائم کرنے والی قوم ہے۔ کوئی اٹھے اور انصاف سے بتائے۔ کہ لڑائی میں عورتوں بوڑھوں بچوں کو نگاہ بھر کر بھی نہ دیکھنا۔ اپنے خون کے پیاسے حریف پر فتح پانے کے بعد جبکہ وہ پناہ مانگے۔ ہاتھ نہ اٹھانا۔ مکانوں کھیتوں کو تباہ کرنا۔ دشمن کے عبادت خانوں کی تکریم کرنا مفتوحہ قوم کے ساتھ محبت و شفقت و رافت سے پیش آنا۔ اپنی جان خطرہ میں ڈالکر مفتوح قوم کی حفاظت کرنا اور اسکو خطرہ کے مقام میں جانیکی تکلیف نہ دینا اس کے بزرگوں کے نام عزت سے لینا وغیرہ باتوں کے متعلق قوانین مسلمانوں سے پہلے کسی قوم نے مرتب کئے۔ اور اس سیر چشمی پہ کوئی قوم آمادہ ہوئی۔ مسلمانوں نے شام کا ملک فتح کیا۔ لیکن وہ برتاؤ نہیں کیا جو شام میں مصریوں نے کیا۔ مسلمان ایران میں گئے اور فاتح بنکر گئے۔ لیکن ایران کے شہروں اور قصبوں سے وہ دھوئیں کے بادل نہیں اٹھے جو سکندر کے ایران میں داخل ہونے کے وقت اٹھے تھے۔

مسلمانوں نے اسپین میں پہونچکر یورپ کے ساتھ جو جو احسانات کئے ان کی گرانباری سے یوروپ کی جھکی ہوئی گردن اگر سیدھی کرنی ہو تو احسان فراموشی ناقدر شناسی ...... کے سوا اور کوئی مدد اور کوئی سہارا نہ ملیگا جس سے ٹیک لگائی جائے۔ لیکن اسپین میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا گیا۔ اسکی روداد سننے کے لئے اور اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے سچ بتاؤ اور موت کو یاد کر کے بتاؤ۔ کیا سنگ خارا کے دل اور پتھر کی آنکھوں کی ضرورت نہیں۔ پتھر کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہونے کا قوی احتمال ہے۔ کیونکہ پتھروں سے دریا بہ نکلا کرتے ہیں۔

وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار

آؤ ذرا قریب کا تماشا دیکھو۔ دیکھنا کیا بیت المقدس سے جاکر پوچھو کہ تجھ میں عیسائی داخل ہوئے تھے۔ تو تیرے صحن میں مسلمانوں کے خون سے پیدا شدہ سمندر کی موجیں اونٹ کی کمر تک پہنچتی تھیں یا نہیں؟ اور اس کے چند سال بعد تجھ میں سلطان صلاح الدین اپنی فتحمند فوج کے ساتھ آیا۔ تو اس کی خاراشگاف تلوار سے مفتوح وحیلہ جو عیسائیوں میں سے تو نے کسی کی نکسیر بھی پھوٹتے دیکھی ہے۔ یا نہیں؟

ادہر ادہر کی باتوں کو جانے دو۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کو دیکھو۔ غلاموں اور خلجیوں کو اگر اندیشہ رہتا تھا۔ تو مغلوں کے حملوں کا لیکن ہندوؤں کی ہمت نے کبھی ان کو اس بات پر آمادہ نہیں کیا کہ وہ اپنی اپنی دھوتیاں سنبھال کر ہندوستان سے مسلمانوں کے نکالدینے پر مستعد ہوئے ہوں۔ حالانکہ ابھی مسلمانوں کو ہند میں آئے ہوئے بہت نہیں تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا۔ اور دال کا ابال گوشت خوروں کی ہنڈیا چوراہے میں پھوڑ کر لالہ بھائیوں کو پھر حکومت کی گدی پر بحال کرنے کے لئے سر ابھار سکتا تھا۔ ہندوؤں کے ساتھ کیسا شفقت آمیز سلوک ہوتا ہوگا۔ کہ مبارک شاہ خلجی نے ایک ہندو کو اپنا ایسا منظور نظر بنایا۔ کہ مدار المہام سلطنت بنا دیا۔ اس ہندو وزیر اعظم کیطرف سے اس نوازش فرمائی کا جو بدلہ اپنے محسن اور آقا کو دیا گیا۔ وہ یہ تہا کہ مبارک شاہ خلجی کو رات کے وقت دھوکہ سے قتل کیا گیا۔ اکبر تو کئی سو برس کے بعد امرکوٹ کے قلعہ میں پیدا ہوا ہے جسکے زمانہ کو ہندو مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد و امتزاج و ازدواج کا خاص زمانہ کہا جاتا ہے۔ ابھی مسلمانوں کی سلطنت کو قریباً سو سوا سو برس ہی گذرے تھے۔ کہ کنولا دیوی اور دیول دیوی ہندنیاں ہندوستان کی شہنشاہ بیگم اور بانوے دولت خلجیہ بنی ہوئی اپنی سواری کے جلو میں ہزاروں لاکھوں فتحمند مسلمانوں کو کمربستہ رکھتی تھیں۔ مبارک شاہ خلجی سے سو برس بعد مبارک شاہ سید نے ایک ہندو کو اپنی تنہائی شفقت کا مورد بنا کر اپنے آپکو گویا اس کے سپرد کر دیا۔ اس ہندو محسن کش نے اس محبت و مرحمت کا وہی بدلہ مبارک شاہ سید کو دیا۔ جو مبارک شاہ خلجی نے پایا تھا۔ ریواڑی کے لالہ بھائیوں کو تو شاید یاد بھی نہ ہو۔ مگر ہم نے تاریخوں میں پڑھا ہے۔ کہ ہیمو بقال نے کسطرح کل افغانوں پر اپنا حکم چلایا ہے۔ افسوس ہے کہ ہندو وزیر مسلمانوں کے اعتبار کرنے اور ہندوؤں کو ان کے ارادوں اور حوصلوں سے بڑھ کر عزتیں دینے کے ثبوت میں مذکورہ بالا باتیں کافی نہیں سمجھی جاتیں۔ اور اسی لئے ضرورت ہے کہ یہ بتایا جائے کہ پرتھی راج کو ہرگز ہرگز وہ قوت وقدرت حاصل نہ تھی جو مسلمانوں نے اپنی سیر چشمی اور عالی حوصلگی سے مان سنگھ کو عطا کر دی تھی۔ لیکن مان سنگھ نے اس مہر شوکت اور گراں سنگ مرحمت کے معاوضہ میں اپنے نوازش فرما کے مرض الموت میں اس کے بیٹے اور ولیعہد کو تخت سے محروم رکھنے اور اپنے بھانجے کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز کرنے کی کیسی خطرناک کوشش اور سازش کی تھی۔ تاریخ میں پڑھو اور انگشت حیرت کو حسرت کے دانتوں سے چبا ڈالو اور پھر عہد جہانگیری میں مان سنگھ کو برسر اقتدار و حکومت دیکھ کر اسلامی عفو و درگذر پر قربان ہو جاؤ۔ جیپال یا انند پال کو اسقدر طاقت کہاں حاصل تھی جو مسلمانوں کی نوکری میں مہاراجہ جسونت سنگھ کو حاصل تھی۔ لیکن مہاراجہ جسونت سنگھ نے اپنے آقا عالمگیر کو تباہ و برباد کر دینے میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی تھی جبکہ رات کے وقت شاہی لشکر میں لوٹ کھسوٹ مچا کر اور فوج کے ایک معتدبہ حصہ کو اپنے ہمراہ لیکر آگرہ کی طرف بھاگ آیا اور اسی صبح کو زبردست تر دشمن اورنگ زیب کو مقابلہ کرنا تھا ایسے نازک وقت کی بیوفائی اور بغاوت کا بدلہ عالمگیر نے کیا دیا جسونت سنگھ کو کابل کی صوبہ داری پر فائز دیکھو۔ اور اسلامی چشم پوشی و سیر چشمی کی جسقدر جوش سے چاہو۔ مدح خوانی کر لو۔

اکبر کے عہد کو کون نہیں جانتا کہ ہندوؤں کے لئے ابر رحمت ہے ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے زمینداروں کو کسطرح گمنامی کی پستی سے اٹھا کر آسمان حکومت و شہرت پر پہنچایا گیا۔ تم عہد جہانگیری کے مشہور و معزز اہلکاروں کی فہرست کو دیکھو تو ہندو مسلمانوں سے بڑھے چڑھے نظر آئیں گے۔ گجرات میں کلیان سنگھ نے ایک مسلمان عورت کو زبردستی اپنے گھر میں ڈال لیا۔ اور اسکے ماں باپ کو مار کر اپنے گھر میں دفن کر دیا۔ تاکہ اس واقعہ کی شہرت نہ ہو۔ لیکن جب جہانگیر کو اسکا حال معلوم ہوا۔ تو اس نے کلیان سنگھ کو یہ سزا دی۔ کہ اسکی زبان کٹوا دی۔ ایک لڑائی میں کشن سنگھ کے پاؤں میں برچھے کا زخم لگا تو جہانگیر نے اس کو دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کی سرداری پر مامور کیا چھتر بل کو ایک زبردست فوج کا سردار بنا کر قلعہ کانگڑہ کی فتح کے لئے بھیجا۔ وہ وہاں جا کر باغی ہو گیا۔ اور دشمنوں سے جا ملا۔ ایک ہندو جوگی سے ملنے کے لئے جہانگیر خود اس کے مکان پر گیا۔ بغلگیر ہو کر ملا اور اسکو باپ کہا۔ میرے نزدیک جبتک بے شرمی اور ناروا ضد سے امداد نہ لی جائے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جہانگیر کے زمانہ میں ہندو مسلمانوں سے کسیطرح بھی کم سمجھے جاتے تھے یہ وہی جہانگیر ہے جسنے دو مشہور معزز مسلمان صوبہ داروں کو بیل اور گدھے کی کھال میں سلوا کر لاہور کے گلی کوچوں میں اسوقت تک تشہیر کرایا۔ جبتک کہ وہ اسی حالت میں مر نہ گئے۔ یہ وہی جہانگیر ہے جسنے نرسنگھ دیو اُرچھہ کے بندیلہ زمیندار سے شیخ ابو الفضل وزیر اعظم ہندوستان کو دھوکہ سے قتل کرایا تھا۔ یہ وہی جہانگیر ہے۔ جسنے بنارس۔ الہ آباد اور دوسرے صوبوں میں سیکڑوں ہزاروں مندر تعمیر کرا دئے تھے۔

عہد شاہجہانی میں ہندوؤں کی کیا حالت تھی اور اسلامی حکومت ہندو عیسائیوں کے ساتھ کس رعایت کا برتاؤ کرتی تھی۔ اسکا اندازہ کرنے کیلئے شاید اسی ایک واقعہ کا تذکرہ کافی ہے۔ کہ فرمان ہندوستان

شاہجہان جب کشمیر سے لوٹتا ہوا احوالی گجرات پنجاب میں آیا۔ تو قصبہ گجرات کے مشائخ و سادات نے استغاثہ پیش کیا۔ کہ بعض ہندو مسلمان عورتوں کو بجبر اپنے تصرف میں رکھتے ہیں۔ اور کئی مسجدوں کو اپنی عمارت بنالیا ہے۔ بادشاہ نے شیخ محمود گجراتی کو اس معاملہ کی تحقیق کے لئے مامور کیا۔ ستر مسلمان عورتیں اور کئی مسجدیں ہندوؤں کے تصرف سے نکالی گئیں۔ ارباب بصیرت سوچیں اور خوب غور کریں۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں پر کیسی حکومت کی۔ اور وہ اپنے مسلمان حاکموں کے ماتحت کسقدر مجبور اور بے دست و پا تھے۔ یا کسقدر خیرہ چشم اور دلیر بنجانے کا ان کو موقعہ دیا گیا تہا۔ داراشکوہ سے بڑھ کر شاید ہندو اپنے کسی راجہ مہاراجہ کو بھی اپنا خیر خواہ پیش نہیں کر سکتے جب داراشکوہ عالمگیر کے ڈر سے دکن پہنچا۔ تو راجہ جسونت سنگھ نے (جسکا اوپر ذکر آچکا ہے) راجپوتانہ سے اس کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ یہاں آؤ۔ ہم تمکو بادشاہ بنادیں گے اور اپنا سامان درست کر کے آیا۔ جب قریب پہنچا۔ تو راجہ جی نے (جو داراشکوہ کے نمک خوار اور تربیت کردہ تھے) طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ اس نے اور اس کے بیٹے سپہر شکوہ نے خوشامدیں کیں منتیں کیں مگر ذرا بھی قول و قرار کا پاس ولحاظ نہ کیا گیا۔ داراشکوہ عالمگیری فوج کے سامنے سے بھاگا۔ تو راجپوتانہ کے سورماؤں نے بھاگتے ہوئے کو خوب لوٹا کھسوٹا۔ یہی راجہ جسونت سنگھ امیر الامرا نواب شائستہ خان کے کمکی مقرر ہوئے۔ شائستہ خان پونا میں شہر کے اندر مقیم تھے۔ راجہ باہر فوج لئے پڑے تھے۔ سیواجی کو جو پہاڑوں میں مارا مارا چھپنے کا سوراخ تلاش کرتا پھرتا تہا۔ جسونت سنگھ نے اشارہ کیا۔ وہ رات کو شہر میں آیا۔ اور امیر الامرا کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ امیر الامرا کی ایک انگلی کٹی شہر میں رات بھر ڈاکوؤں نے کہرام مچائے رکھا۔ راجہ صاحب نے صبح کو آکر امیر الامرا کی عیادت کی۔ تو امیر الامرا نے صرف اتنا کہا کہ ہم نے تو سمجھا تہا۔ کہ مہاراجہ کار دربار شاہی میں کام آگئے۔ کہ ہم کو یہ چشم زخم پہنچا عالمگیر نے امیر الامراء کو تو بنگال کی صوبہ داری پر تبدیل کر دیا۔ اور محمد معظم کو دکن کی صوبہ داری پر بھیجا۔ اور راجہ جسونت سنگھ کو بدستور شاہزادہ کا ہی کمکی رکھا۔ یہ وہی عالمگیر ہے جسکو پانی پی پی کر لالہ بھائی کوستے رہتے ہیں۔ یہ وہی عالمگیر ہے جسکا میر منشی سورج بھان برہمن تھا۔ اسی عالمگیر کے بیٹے محمد اکبر کو راجپوتوں نے بہکایا۔ کہ ہم تجھ کو بادشاہ بنادیں گے۔ پھر اُس نادان محمد اکبر کو کیسا دہوکا دیا اور کسطرح وہ آوارہ ہوکر بہزار خرابی مسقط اور مسقط سے ایران پہنچا۔ اور وہیں فوت ہوا۔ اسکا مفصل حال تاریخوں میں پڑھو۔

بہادر شاہ کے عہد میں احمد آباد گجرات کا صوبہ دار داؤد خان پنی تھا۔ یہاں ایک ہندو کے گھر کے سامنے مسلمانوں کے گھر تھے۔ بیسیان میں صحن مشترک تھا۔ ہندوؤں نے خلاف دستور اپنے گھر کے سامنے ہولی جلانی چاہی۔ مسلمان مانع ہوئے۔ مگر داؤد خان نے ہندوؤں کی حمایت کی اور ہولی جلوائی۔ مسلمانوں نے بارہ وفات کی تقریب پر اپنے گھروں میں گائے ذبح کی۔ تو محلہ اور شہر کے تمام ہندو جمع ہوکر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے۔ ایک قصاب کا چھوٹا پندرہ برس کا لڑکا ہندوؤں کے ہاتھ آگیا جس کو ہندوؤں نے ذبح کر ڈالا۔ پھر ایک اور مسلمان بوہرہ ملگیا۔ اس کو بھی ہندوؤں نے قتل کر ڈالا۔ اب مسلمانوں نے جمع ہوکر قاضی کے گھر کا راستہ لیا۔ قاضی نے صوبہ دار کے خوف سے کوئی مدد مسلمانوں کی نہ کی۔ تو وہاں سے مسلمان داؤد خان کے مصاحب کپورچند کے مکان پر فریادی پہنچے۔ کپورچند نے مسلمانوں کے اس ہجوم پر تیر و تفنگ برسائے اور ہندوؤں کی جمعیت لیکر حملہ آور ہوا۔ طرفین سے بہت سے آدمی مارے گئے۔ وہاں سے بھی نا امید ہوکر مسلمانوں کا ایک وفد دار السلطنت کا عازم ہوا۔ کہ بادشاہ سے فریاد کریں گے۔ داؤد خان نے مسلمانوں کے خلاف دربار میں مراسلہ بھیجا۔ یہاں دہلی میں قطب الملک سید عبداللہ خان کے دیوان رتن چند نے اپنی ہم قوم ہندوؤں کی طرفداری کی اور مسلمان مستغیثوں کو قید کر دیا۔ ان قیدیوں میں شیخ عبدالعزیز۔ شیخ عبدالاحد۔ شیخ محمد علی واعظ مسلمانوں کے اکابر علماء بھی تھے۔

اور وہ لوگو! جو اپنے سروں میں دماغ اور دماغوں میں فہم و عقل رکھتے ہو۔ خدا سے ڈر کر خدا لگتی کہنا۔ کہ کیا مسلمانوں کا طرز حکومت ہندوؤں کے لئے ظالمانہ تھا؟ اور کیا ہندو اس سے بھی زیادہ فاتح اور حاکم قوم سے کچھ چاہتے تھے۔ مذکورہ بالا واقعات تسلیم وہ ہیں جو مسلمانوں کی زبردست مستحکم اور باقاعدہ حکومت و فرمانروائی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پورے طور پر اشارہ کر رہے ہیں۔ کہ حکومت و سلطنت کا طرز کیا تہا۔ اور ہندوؤں پر اس کا کیا اثر تھا۔ اس کے بعد طوائف الملوکی کے زمانہ کی بے انتہا باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ (باقی آئندہ)

عجائبات فن جراحی

فن جراحی روز بروز ترقی پر ہے۔ ہر زمانہ کوئی نہ کوئی ایسا امر نکل آتا ہے۔ جس سے انسانی نسل کے آفات اور عوارض کا ہول اور خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ جراحت کے فحول اور کاملوں نے حیوانی ٹیکا میں غور و خوض کیا ہے۔ اور ایسے امور دریافت کئے ہیں کہ انسانی عقل ان کے سامنے دنگ رہ جاتی ہے۔ ڈاکٹر فرنوف اپنے ایک تجربہ میں کامیاب ہوا ہے۔ اُس نے لندن کی کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ وہ اپنے ایک گوسپند کے آلۂ تناسل کو دوسری گوسپند میں نقل کرنے پر کامیاب ہوا ہے۔ جو کہ بانجھ تھی سو وہ حاملہ ہوگئی۔ اور ایک بچہ جنا اور اس نے دوبارہ یہ عمل کیا اور کامیابی حاصل کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیوانی ٹیکا ہمیشہ انسانی فلاح اور رفاہیت میں بڑی مدد دیتا رہا ہے اور اگر ہم تمام عجائب جراحت کا شمار کرنا چاہیں۔ تو ہمارے بیان کے لئے جگہ بھی نہ مل سکے۔ ہم ناظرین کے خوش کرنے کے لئے صرف ایک بات لکھ دیتے ہیں۔ جرمنی کے ایک موسیقی آدمی کی انگلی شل ہوگئی۔ اور وہ اسی سے ستار بجایا کرتا تھا۔ اب اس کا روزگار مارا گیا۔ اس نے بتیری کوشش کی۔ اور طبی وسائل کو خرچ کر دیا۔ اسے بالکل فائدہ نہ ہوا۔ اور بالآخر ناچار ہوکر جراح غوتیل کے پاس گیا۔ جو کہ کیال یونیورسٹی کی جراحت کا اعلےٰ استاد تھا۔ جراح نے شل شدہ انگلی کا کاٹنا ضروری سمجھا۔ اور اس کے عوض میں اس کی دوسری انگلی لگا دی۔ اسے اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وہ مطرب ایک مہینہ اس نئی انگلی کا علاج اور اس پر مالش اور گرم پانی کا استعمال کرتا رہا۔ یہانتک کہ وہ پہلے کی طرح متحرک ہوگئی۔ اور اس کے بعد پھر وہ اپنے فن میں مشغول ہو گیا۔ (المؤید)

جرمن درزی کا ایک جان بچانے والا آلہ نو

برسلا کا باشندہ ہرپال راسک لنڈن آیا ہوا ہے۔ اس کے یہاں آنیکا مقصد یہ ہے کہ وہ بین الاقوامی مجلس کے سفر کے سامنے اپنا آلہ دکھانا چاہتا ہے۔ جو اس نے خود اختراع کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے سمندر پر انسانی زندگی بچ سکتی ہے۔ ہر راسک بڑا مشتی درزی ہے۔ اور اس کا آلہ ایک سوٹ ہے جس کی ساخت میں الومنیم اور ربڑ لگایا گیا ہے۔ اور بازوؤں کے نیچے سے تمام بدن کے گرداگرد ایک پٹرول بیلٹ (پیٹی) لگائی گئی ہے۔ بیلٹ ریڈنگ (نرم ریشہ دار چیزیں جو کہ کپڑے کے خلا کو پر کرنے کیلئے استعمال کیجاتی ہیں) اور ہوائی نلکی ٹیوب سے پر کی گئی ہے۔ اور اسکے اوپر ایک تھیلا ہے۔ جسمیں خورد و نوش کی اشیاء رکھی جاتی ہیں۔ بندرگاہ لندن کے افسروں کی اجازت سے ہر راسک نے بروز ہفتہ دریائے ٹیمز میں لیمبتھ پاٹر سے لیکر اپنے آلہ کا استعمال کر کے دکھایا۔ اسنے تین منٹ سے کم عرصہ میں وہ پوشاک پہن لی۔ اور جھٹ دریا میں کود پڑا۔ اس آلہ کی سطح پانی پر تیرنے کی قابلیت بالکل کامل طور سے ٹھیک تھی۔ اور وہ چھوٹے پیڈلوں (چپوؤں) کی مدد سے اپنی حرکات کو خوب اپنے قابو میں کر لیا۔ ایک تیز اندرونی لہر چل رہی تھی اور ہر راسک قریباً ایک میل دریا کے اوپر کیطرف لیجایا گیا۔ اسکے پاس بندرگاہ کے افسر کی ایک بڑی کشتی اور ایک پولیس کی کشتی تھی۔ مگر اسے کسی مدد کی ضرورت نہ پڑی۔ اس نے اپنے تھیلے سے سگار نکالا اسے آگ لگائی اور پونے گھنٹہ تک اسکو پیتا رہا۔ اور پانی میں صرف دس منٹ رہا اس بیان کیا۔

خطبہ جمعہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اما بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل واٰتینا عیسیٰ ابن مریم البینٰت وایدناہ بروح القدس افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون ۱۰ الخ

کیسا اللہ کا فضل اور اس کا رحم اور اس کی غریب نوازی ہے کہ ہمیشہ اپنا پاک کلام ہماری تہذیب کے لئے بھیجتا رہتا ہے اگر کسی آدمی کے نام وائسرائے یا حاکم یا کسی امیر کا خط آ جاوے تو وہ اس سے بڑا خوش ہوتے ہیں - اور اس کی تعمیل کو بہت ضروری سمجھتے ہیں - اور اس کی تعمیل کرتے ہیں +

مگر قرآن کریم جو ربّ العالمین اور تمام جہان کے مالک و خالق کا حکم نامہ ہے - اس کی لوگ پرواہ نہیں کرتے - اور ہمیشہ اس کی مخالفت ہی کرتے ہیں +

کوئی موسےٰ پر ہی مدار نہ تھا - وقفینا من بعدہٖ بالرسل اُس کے بعد بھی رسول آتے رہے - سلیمان و داؤد بھی اس کے بعد ہی آئے - عیسیٰ ابن مریم کو بھی کھلے کھلے نشانات اور تعلیمیں جن پر کوئی اعتراض نہ آتا تھا دئے - وہ اخلاقی تعلیم تھی - مان لیتے تو کیا حرج تھا +

پھر جب تعلیم آئی - بما لا تھوی انفسکم استکبرتم تم اسے پسند نہیں کرتے - اور اُسے اپنے مناسب حال بناتے ہو - ففریقاً کذبتم - ایک کو تو تم نے جھٹلایا - وفریقاً تقتلون اور ایک کو اب بھی قتل کرنا چاہتے ہو +

وقالوا قلوبنا غلف - عربی زبان میں نامختون کو غلف کہتے ہیں اور عرب لوگ نامختون کو اچھا نہ جانتے تھے - مگر انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے اس لفظ کو بھی اپنے لئے پسند کیا - اور کہا کہ ہمارے دل نامختون ہیں - اللہ تعالےٰ نے فرمایا - بل لعنھم اللّٰہ بکفرھم یہ تمہارے کفر کے سبب تم پر لعنت ہوئی +

ولما جاءھم کتٰب من عند اللّٰہ - جب ان کے پاس اللہ کی کتاب آئی - جو اس کتاب کی اور پیشگوئیوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے +

تم نبی کریم صلعم کی آمد آمد کی خبر دے رہے تھے۔

جیسا میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا - کہ لوگ مہدی کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے تھے - مگر وہ آیا بھی اور چلا بھی گیا - مگر کسی کو خبر نہ ہوئی - اس کے مریدوں میں بھی طرح طرح کی بد معاملگیاں اور فریب - دہوکہ بازی اور چالاکیاں ہیں - یہ کیا ایمان ہے!

اصل بات یہ ہے - فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہٖ آئے پر انکار ہی ہوتا ہے - پھر دل لعنتی ہو جاتے ہیں - ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا - میں نے دیکھا ہے - دوکاندار غلطیاں کرتے ہیں - اور فریب کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بیچ کیا - اور اسکا نتیجہ عمدہ ہوگا - اور ہمیں نفع ہوگا - مگر وہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوتا - اور وہ اُن کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا

میرا جی چاہتا ہے کہ تم اب بھی توبہ کر لو - مگر ایسی توبہ نہیں - کہ اگر پھر کبھی ارغد عیش ملگیا - تو پھر وہی خراب حالت کر لی - اور کہا کہ پھر توبہ کر لیں گے - کسی نے خوب اس کے مناسب حال مصرع کہا ہے ع

معصیت را خندہ مے آید ز استغفار ما

ہماری استغفار ایسی ہے - کہ گناہ بھی اس سے ہنستے ہیں - انگریزوں کی سالہاسال سے کمپنیاں چل رہی ہیں - وہ کیسے اتفاق سے کام کرتے ہیں - مگر تم میں سے دو آدمی بھی ملکر اتفاق سے دوکان نہیں کر سکتے - اللہ کی مدد طلب کرنا - اور استغفار بہت کرنا چاہئیے + مگر استغفار کا مطلب تو یہ ہے کہ میں یہ کام پھر کبھی نہیں کرونگا - (میں ابھی اور بولنا چاہتا تھا - مگر سردہوا سے کھانسی شروع ہو گئی ہے اور اب مجھے تکلیف ہوتی ہے) پھر آپ بیٹھ گئے +

البرید العثمانی

سلطان المعظم محمد خامس نے فرانسیسی سفیر سے وعدہ کیا تھا - کہ وہ اُسے سلطان سلیم ثالث کی تصویر سفارت خانہ میں رکھنے کے لئے دیگا - کیونکہ سلطان سلیم ثالث کی پہلی تصویر آگ لگنے سے جل چکی تھی - جلا تمام کو ملنے کے لئے جب سفیر معہ اپنی بیوی کے حاضر ہوا - تو سلطان نے سفیر کو وہ تصویر اور اُس کی بیوی کو آثار قدیمہ کا ایک آئینہ عطا کیا +

گورنر بغداد جاوید پاشا بغداد کا والی مقرر ہوا ہے - یہ وہی پاشا ہے - جو جنگ بلقان سے پہلے دو دفعہ پے در پے البانیوں کے مقابل لڑنے کے لئے بھیجا گیا تھا +

الاتفاق العثمانی الروسی

+ ترکی اخبار صباح نے اخبار جون ترک سے نقل کی ہے - کہ روسی عثمانی شرائط ریلوے لائین کے امتیازات کے متعلق باقی رہ گئی ہیں - روس چاہتا ہے کہ اس کو آذربیجان اور تفلس میں ریل بنانے کے امتیازی حقوق عطا ہوں اور عثمانی چاہتے ہیں کہ بارضروم اور وان میں بھی ریلوے بنائی جاوے - اور روسی لائین ان دونوں ولائیتوں میں جاری ہو جاوے تاکہ وہ بھی آباد ہو جاویں - بارضروم اور وان میں ریلوے بنانے کے لئے روس ابھی تک آمادگی ظاہر نہیں کرتا +

تحضیر القبائل

نظارہ داخلیہ عثمانیہ نے ان دنوں یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے - کہ ایسے وسائل اختیار کئے جاویں - کہ آوارہ گرد قبائل جو کہ ہمیشہ سفر اور کوچ پر ہی رہتے ہیں - ان کو آباد کیا جاوے - اور ان میں حضریت پیدا کی جائے - اور ولائیت قونیہ میں ایک بستی آباد کی گئی ہے - جسکا نام مشروطیت رکھا گیا ہے - اور اس کے لئے نظارہ میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے - اور اس ولایت کے قبائل کو سرکاری اراضی میں سے زمین دی گئی ہے - اور غرباء اور محتاجوں کو حیوانات سے بھی مدد دی گئی ہے - اور امید ہے کہ قائد یہ کمیٹی عراق اور شام کی طرف بھی توجہ کرے - اور یہاں کے بدوی لوگوں کے حضری بنانے میں سعی بلیغ کام میں لاوے - جیسا کہ اس نے قبائل قونیہ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے - عراق اور شام میں حضریت کے وسائل بکثرت موجود ہیں پانی بہت ہے زمین زرخیز ہے - عرب لوگ بڑے سمجھدار ہیں اور یہ قونیوں کی نسبت تھوڑے پر قناعت کر لیتے ہیں - اور لاریب عثمانی خزانہ اراضی عراق کو تھوڑی سی توجہ سے آباد کر سکتا ہے +

ضروری التماس

میں ان احباب خریدارانِ "الفضل" کی خدمت میں جو جلسہ پر قادیان دارالامان میں رونق افروز ہوں گے۔ گذارش کرتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو اخبار الفضل کے متعلق کوئی امر دریافت کرنا ہو۔ تو وہ ازراہ کرم حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کو تکلیف نہ دیں۔ بلکہ دفتر مینیجر سے ہر ایک امر دریافت فرماویں۔ مجھے اپنے بھائیوں سے اُمید قوی ہے کہ وہ میری گذارش پر توجہ فرما کر ممنون فرماویں گے علاوہ ازیں یہ ازبس ضروری ہے کہ نمبر خریداری ضرور یاد ہو۔ ورنہ تعمیل میں التوا ہو گا۔ اور ممکن ہے کہ اسوقت کام کی زیادتی کے سبب تعمیل نہ ہو سکے۔ اسلئے پھر عرض کرتا ہوں کہ نمبر خریداری ضرور ضرور یاد ہونا چاہیئے +

احقر العباد
میرزا عبدالغفور بیگ مینیجر الفضل قادیان

براہین احمدیہ حصہ پنجم

جسکا دوسرا نام دعوت الحق بھی ہے۔ اس کتاب میں حضور مغفور علیہ السلام نے مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دئے ہیں۔ اور زلزلہ کی پیشگوئی کی تشریح فرمائی ہے۔ اور سورۃ مومنین کی ابتدائی آیات کی عجیب و غریب تفسیر ہے جس میں حضور نے احمدی سلسلہ کا تصوف دکھایا ہے۔ دو لمبے لمبے قصیدے بھی ہیں۔ جو معارف و حقائق قرآنیوں سے مملو ہیں +

(قیمت ۱۲ار صرف)

چشمۂ معرفت

یہ بے نظیر کتاب حضرت اقدس ؑ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں لکھی ہے۔ آریوں نے جو اصول کسی مذہب کی صداقت کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ان پر ایک سیر کن بحث کی ہے اور آریہ مذہب کے عقائد کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ اور آخیر میں سکھوں کے گورو کے اصل مذہب کیطرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس میں ایک طالب حق کے لئے کافی دلائل جمع کر دئے ہیں +

(قیمت ۱۲ر۔)

حقیقۃ الوحی

اس کتاب میں جو بہت بڑے حجم کی ہے۔ حضور نے سچے اور جھوٹے الہام میں مابہ الامتیاز بتایا ہے۔ اور اپنی کئی سو پیشگوئیاں شواہد کے ساتھ مشرح و مفصل ارقام فرمائی ہیں۔ جس کو پڑھ کر ایک مومن کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور منکر عنید پر حجت برہنہ قایم ہوتی ہے +

(قیمت چار روپے)

ست بچن

اس کتاب میں حضور نے گورو نانک صاحب کا مذہب اسلام ثابت کیا ہے۔ اور اس کے لئے ان کے اشعار اور چولہ سے اور اس قسم کے دیگر شواہد سے کافی ثبوت بہم پہنچایا ہے +

(قیمت گیارہ آنہ)

خلافت احمدیہ

بجواب اظہار حق نمبر اوّل انجمن انصار اللہ نے شایع کیا ہے۔ جس میں یہ بات ثابت کر دی گئی ہے کہ خلیفہ اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ انسان کا اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ جو لوگ اس سے یا خلافت مسیح سے انکاری ہیں۔ ان کے واسطے یہ مسئلہ بہت اچھی طرح سے بلکہ واضح طور سے حل ہو گیا ہے۔ قرآن کریم و احادیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب سے حوالجات درج کرکے دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ہر ایک کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے رفاہ عام کے واسطے اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ۱ر آنہ کے ٹکٹ آنے پر رسالہ مذکور مل سکتا ہے +

اظہار حقیقت

بجواب اظہار حق نمبر ۲ انجمن انصار اللہ نے شایع کیا ہے۔ جن احباب نے اظہار حق نمبر ۲ پڑھا ہے۔ ان کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ وہ اظہار حقیقت کا مطالعہ فرماویں۔ اس کی خوبیاں پڑھنے پر معلوم ہونگی۔ قیمت ۱ر آنہ۔ یعنی دو نوٹ ریکٹ سہ آنے کے ٹکٹ آنے پر مل سکتے ہیں +

مفرح یاقوتی

نہایت ہی مقوی دماغ اور مفرح دوائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ مستند اور معتبر اطباء و اعیان کے موجود ہیں۔ دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے ازبس مفید ہے۔ ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ چار روپے +

مسیح ہندوستان میں

اگر آپکو یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ مسیح بن مریم واقعہ صلیب سے بچکر اپنی کھوئی بھیڑوں کی تلاش میں کہاں تک پہنچے۔ تو اس کتاب کو پڑھیے جو تاریخی ثبوتوں کے ساتھ مزین ہے۔ قیمت ۲ر +

(یہ تمام کتابیں مینیجر "الفضل" قادیان سے طلب کریں)